سماجی برائیوں کی مذمت

احادیث کی روشنی میں

مؤلف

محمد تقی احمد اشرفی علائی

ناشر

تاج الاصفیا دار المطالعہ مخدوم اشرف مشن

پنڈوہ شریف مالدہ مغربی بنگال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سماجی بُرائیوں کی مذمت

احادیث کی روشنی میں

مؤلف:

محمد تقی احمد اشرفی علائی

ناشر: تاج الاصفیادارالمطالعہ، مخدوم اشرف مشن، پنڈوہ شریف، ضلع مالدہ، مغربی بنگال

تفصیلات

نام کتاب : سماجی برائیوں کی مذمت احادیث کی روشنی میں

مؤلف : محمد تقی احمد اشرفی علائی

نظر ثانی : حضرت مولانا مفتی چاند علی قمر جامعی

تزئین کار : مولانا محمد سفیر الدین اشرفی مصباحی

سنہ اشاعت : ۲۰۲۳ء بموقع پچیسواں عرس اشرف الاولیا

تعداد : ۵۰۰

صفحات : ۸۰

باہتمام : والد گرامی محمد مزمل حسین اشرفی

ناشر : تاج الاصفیا دار المطالعہ: مخدوم اشرف مشن
قطب شہر، پنڈوہ شریف، ضلع مالدہ (مغربی بنگال)

ملنے کے پتے

(۱) تاج الاصفیا دار المطالعہ، مخدوم اشرف مشن، پنڈوہ شریف، ضلع مالدہ (مغربی بنگال)

(۲) مولانا شبیر حسین اشرفی۔ رابطہ نمبر:9547286378

فہرستِ مضامین

تہدیہ

میں اس پہلی کاوش کو اپنے والدین کریمین اور اساتذہ کرام کی بارگاہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہاہوں جنھوں نے مجھ جیسے احقر کو تعلیم و تربیت سے آراستہ و پیراستہ کیا اور قدم قدم پہ میری رہنمائی فرمائی۔

شرف انتساب

فقیر اس سعی ناتمام کو حضور پرنور، شافع یوم النشور نبی غیب داں، سید مرسلاں، وسیلۂ بیکساں، مالک کون و مکاں، محبوب رب دو جہاں، سیاح لامکاں، مہبط آیات قرآں، شہنشاہ ملکوت جاوداں، در یتیم بحر حقیقت عرفاں، سرور کائنات، باعث تخلیق موجودات منبع کمالات، مجسمۂ معجزات، مخزن برکات، آئینۂ جمال کبریا، مالک ہر دو سرا، شافع روز جزا، راز دار رب العلاء، امام الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ اللعالمین، شفیع المذنبین، فخر اولین و آخرین حضرت محمد مصطفی احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلاۃ والتحیات والتسلیمات اوران کے توسل سے حضور اخی پاک سراج الدین آئینۂ ہند، حضور مخدوم العالم، حضور نور قطب عالم، حضور حافظ زاہد بندگی، بالخصوص سیدی مرشدی حضور سید مجتبیٰ اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ العزیز اور ان کے نور نظر لخت جگر سید جلال الدین اشرف اشرفی الجیلانی مد ظلہ العالی والنورانی کی بارگاہ بیکس پناہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

صدائے دل

اگر معاشرے کے تمام افراد آپس میں محبت ،اخوت اور بھائی چارے کے ساتھ رہیں تو معاشرہ جنت کا نمونہ نظر آتا ہے۔اگر اسی معاشرے کے چند افراد برائیوں میں مبتلاء ہوجائیں تو پورا معاشرہ جہنم کدہ بن جاتا ہے کیونکہ ایک مچھلی سارے تالاب کو گندہ کر دیتی ہے۔ان لوگوں کی گندگی کی وجہ سے پورا معاشرہ بگڑ جاتا ہے۔شریف اور عزت دار شخص ذلیل ہوجاتا ہے۔آج ہمارا معاشرہ مختلف معاشرتی برائیوں میں مبتلاء ہے۔ان برائیوں کی وجہ سے پورا معاشرہ پریشانیوں کا شکار ہے،کیونکہ گناہوں کی وجہ سے اللہ کی طرف سے بھی فیصلے پریشانیوں اور مصیبتوں کے آتے ہیں۔

ہمارے معاشرے میں سود، رشوت خوری، سفارش، جھوٹ، ملاوٹ، تعصب اقربا پروری، خیانت اور دیگر سماجی برائیاں عام طور پر پائی جاتی ہیں۔اسی وجہ سے اس ناچیز کے دل میں یہ خیال گزراکہ کیوں نہ چند احادیث کو یکجا کر کے اسی سال ۲۵ ر واں عرس حضور اشرف الاولیاء علیہ الرحمۃ والرضوان (سلور جبلی) کے حسین موقع پر اسے کتابی شکل میں منصہ شہود پر لایا جائے۔لہذا اس حقیر نے بہت سی صحیح حدیثوں کو جمع کیا اور حتی المقدور آسان اور عام لب و لہجہ میں مرتب کرنے کی بھرپور کوشش کی، جو آج بتوفیق الٰہی آپ کی نظروں کے سامنے ہے۔اس رسالہ کو منزل مقصود تک پہچانے میں کچھ محبین، مخلصین اور اعزواقربا کا تعاون ہے جن کے ذکر سے یہاں پہلوتہی کرنا احسان فراموشی کے مترادف ہوگا۔سب سے پہلے اپنے والدین کریمین کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے پوری مدت تعلیم میں ادنیٰ سی پریشانی سے بھی دوچار نہ ہونے دیا۔

بعدہ گلدستہ تشکر پیش کرتا ہوں اپنے محسن، پیر طریقت حضور تاج الاولیاء سید جلال الدین اشرف اشرفی جیلانی سربراہ اعلیٰ مخدوم اشرف مشن کی بارگاہ میں جن کی دعائے مستجاب سے مجھ جیسے احقر العباد کو اتنے بڑے اہم کام کی توفیق عطا ہوئی۔

شکر گزار ہوں استاذ مکرم حضرت علامہ و مولانا مفتی غضنفر حسین اشرفی مصباحی کا جنھوں نے از اول تا آخر کتاب کو بغور ملاحظہ فرمایا اور اہم اصلاحات فرمائیں۔

بعد ازیں ہدیہ تشکر پیش کرتا ہوں حضرت علامہ و مولانا عبدالودود اشرفی مصباحی (پرنسپل مخدوم اشرف مشن)، حضرت علامہ و مولانا الفت حسین اشرفی جامعی، حضرت علامہ و مولانا مفتی چاند علی اشرفی علائی قمر جامعی، حضرت علامہ و مولانا محمد سفیر الدین اشرفی مصباحی کی بارگاہوں میں جنھوں نے شروع سے آخر تک کتاب کو بغور ملاحظہ کیا اور مفید مشوروں سے نوازا۔

احسان شناس ہوں تمام اساتذۂ کرام کا بالخصوص حضرت علامہ و مولانا رئیس الدین نعیمی، حضرت مولانا مفتی ذاکر حسین جامعی، حضرت مولانا عبدالجبار علیمی، حضرت مولانا اسمٰعیل اشرفی جامعی، حضرت مولانا مفتی لقمان اشرفی مصباحی، حضرت مولانا ممتاز احمد علائی، حضرت مولانا شمس تبریز ثقافی، حضرت مولانا قاری ظفر امام جامعی، حضرت مولانا امجد علی علائی، حضرت مولانا اختر نوری، حضرت مولانا مہیر الدین نوری، حضرت مولانا رضوان احمد اشرفی علائی اور حضرت منشی پزیر الدین صاحب کا جن کی درسگاہ پر فیض سے میں نے خوشہ چینی کی اور انھیں کہ پڑھائے ہوئے اسباق کی مدد سے میں یہ کام مکمل کیا۔

سراپا سپاس ہوں اپنے تمام رفقائے گرامی بالخصوص مولانا اعظم، مولانا شبیر اشرفی، مولانا محبوب عالم اشرفی، مولانا مامون الرشید، مولانا اسیر القادری، مولانا رضاء الحق، مولانا غلام مزمل، مولانا مدثر، مولانا غلام محی الدین کا جو میرے دست بازو بنے رہے۔

اخیر میں دل کی اتھاہ گہرائیوں کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں برادر صغیر محمد اسمٰعیل اشرفی سلمہ کی جو درسی مصروفیات کے باوجود کتاب کی کتابت سے لے کر کمپوزنگ کے آخری مراحل تک میرے ساتھ ساتھ رہے۔

مولیٰ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ میری اس کاوش کو قبول فرما کر مقبول انام بنائے اور مزید زور قلم عطا فرمائے۔

نوٹ: ہم نے بھرپور کوشش کی ہے کہ کسی طرح کی کوئی ایسی غلطی نہ رہ جائے جو قابل گرفت ہو

پھر بھی بشری تقاضے کے مطابق اگر قارئین کرام کو کوئی خامی یا قابل گرفت غلطی نظر آجائے تو مطلع فرماکر شکریہ کا موقع عنایت کرے (تاکہ دوسری اشاعت میں تصحیح کی جاسکے) اور اس بے مایہ کے قصور نظر پر محمول فرمائیں اور خوبیوں کو میرے کرم فرما اساتذہ کرام کی دقت نظر کا نتیجہ سمجھیں۔

خاک پائے اولیاء

محمد تقی احمد اشرفی

۲۳ جنوری ۲۰۲۳

موبائل نمبر: 6295432795

دعائیہ کلمات

از: پیر طریقت، رہبر راہ شریعت، گل گلزار اشرفیت، تاج الاولیاء جانشین حضور اشرف الاولیاء حضرت علامہ سید شاہ جلال الدین اشرف اشرفی الجیلانی دامت برکاتہم العالیہ سربراہ اعلیٰ مخدوم اشرف مشن پنڈوہ شریف (مغربی بنگال)

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم. امابعد!

زیر نظر "رسالہ سماجی برائیوں کی مذمت" مولانا تقی اشرفی کی کاوش ہے۔ اس میں موصوف نے قرآن وحدیث کی روشنی میں سماجی برائیوں کی وعید پر کچھ کلمات تحریر کیے ہیں۔ موصوف کی یہ کاوش لائق تحسین ہے ۔کثرت اسفار کے سبب بالاستیعاب مطالعہ نہ کرسکا، کچھ ابواب دیکھے موضوع کے مطابق قرآن وحدیث کا انتخاب عمدہ پایا۔ میں امید کرتا ہوں اس مختصر رسالہ کا مطالعہ قارئین کے علم میں اضافہ کرے گا، مجھے خوشی ہے اس بات سے کہ موصوف دستار فضیلت کے پر بہار موقع پر یہ کتابچہ ترتیب دے کر مخدوم اشرف مشن کے طلباء کے لیے ایک نئی راہ ہموار کی۔ مولانا کے حق میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل اور قدر و منزلت میں اضافہ فرمائے۔ آمین

دعاگو و دعاجو

فقیر گدائے اشرف وجیلاں

سید جلال الدین اشرف اشرفی الجیلانی

سربراہ اعلیٰ مخدوم اشرف مشن پنڈوہ شریف

تقریظ جلیل

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم.امابعد!

عزیزم مولانا تقی احمد اشرفی علائی کے جہد وسعی کا ثمرہ بشکل "کتابچہ "نظر نواز ہوا، پڑھ کر بے انتہا مسرت حاصل ہوئی کہ اس کتابچہ کو اس متعلم نے محنت وجانفشانی کے ساتھ ترتیب دیا ہے جو رسماً تعلیم کی مسافت طے کرکے تدریس وغیرہ کی ذمہ داری سنبھالنے والے ہیں، کیونکہ وہ امسال درجہ فضیلت کے متعلم ہیں اور اشرف الاولیاء، شیخ المشائخ ابوالفتح حضرت علامہ الحاج الشاہ سید محمد مجتبیٰ اشرف اشرفی جیلانی قدس سرہ النورانی بانی مخدوم اشرف مشن پنڈوہ شریف کے پچیسویں (سلور جبلی) سالانہ عرس مقدس کے پر تقدس موقع پر دستار فضیلت سے شرفیاب ہونے والے ہیں۔ ایسے موقع پر "کتابچہ "کا یہ تحفہ لائق تحسین ہے۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعاکرتے ہیں کہ اپنے نبی کریم ﷺ کے صدقے اس کتابچہ کو مفید عوام وخواص بنائے اور مولانا کے لیے نجات کا ذریعہ بنائے۔آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

دعاگو

ابونیاز محمد الفت حسین اشرفی جامعی

استاذ مخدوم اشرف مشن پنڈوہ شریف

تاثرات گرامی

آپ کے ہاتھوں میں موجود رسالہ عزیزم محمد تقی اشرفی علائی کی پہلی تالیف ہے، اس مختصر رسالہ میں ہر ایسی برائی کی مذمت پر روشنی ڈالی گئی ہے جو سماج کیلئے ناسور بنی ہوئی ہے۔

یہ رسالہ از ابتدا تا انتہا سرسری طور پر پڑھا، خوب معلوماتی اور مفید پایا۔ اس رسالے کی خاص بات جو مجھے خوش آئی وہ یہ ہے کہ عام فہم اور سادہ لب و لہجہ استعمال کیا گیا ہے۔ درسی کتب کے نہج پر ہر عنوان کو نہ صرف باب در باب بیان کیا گیا ہے بلکہ ہر عنوان کو ڈھیروں قرآنی آیات اور احادیث کریمہ سے مزین بھی کیا گیا ہے۔

مجھے امید ہے یہ رسالہ اصلاح معاشرہ پر آپ کو مواد فراہم کرنے اور معلومات میں اضافہ کرنے میں کارآمد ثابت ہوگا۔

مؤلف جناب محمد تقی اشرفی علائی، مخدوم اشرف مشن کے ہونہار طلبہ میں سے ایک ہیں، اعدادیہ سے فضیلت تک کی مکمّل تعلیم مخدوم اشرف مشن سے ہی حاصل کی ہے۔ ان کا اخلاق و کردار، اساتذہ سے قلبی لگاؤ اور خدمت سادات کرام کا جذبۂ صادق اسے دیگر طلبہ سے ممتاز کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کا اقبال بلند فرمائے اور رسالہ مفید خاص و عام بنائے... آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اَفقرالی رحمۃ اللہ محمد چاند علی اشرفی قمر جامعی

خادم الدرس، مخدوم اشرف مشن پنڈوہ شریف مالدہ بنگال

کلماتِ تحسین

باسمہ وحمدہ تعالی

جو رسالہ آپ کے ہاتھوں میں ہے عزیز اسعد مولانا تقی احمد اشرفی علائی نے اپنی دستار فضیلت کے موقع پر ترتیب دیا ہے۔ اس میں موصوف نے نہایت سلیقہ مندی سے والدین کی نافرمانی، حرام خوری، کذب بیانی، ریاکاری، چغل خوری، غصہ وتکبر، قطع رحمی، بغض وحسد اور زناکاری جیسی سماجی برائیوں کی مذمت اور وعید پر مشتمل قرآنی آیات اور احادیث طیبہ کو جمع کیا ہے۔

اس رسالے کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ عزیزم تقی احمد اشرفی سلمہ نے کافی کدوکاوش کے بعد اسے ترتیب دیا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے اپنے تعلیمی ایام کا صحیح استعمال کیا اور اسے ایک مفید کام کے نذر کیا۔ میں ان کو ان کی اس چھوٹی سی کوشش پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس رسالے سے افادہ واستفادہ دونوں عام کرے۔ آمین

دعا گو: ممتاز احمد اشرفی علائی

استاذ مخدوم اشرف مشن پنڈوہ شریف، مالدہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

باب اول: والدین کی نافرمانی

اللہ تعالیٰ نے کائنات میں افضل اور اشرف مخلوق انسان کو بنایا۔ والدین در حقیقت انسان کے دنیا میں آنے کا واحد ذریعہ ہوتے ہیں، ہمارا وجود والدین کی وجہ سے ہوتا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے بھی والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا اور ان کے حقوق کی ادائیگی کی تلقین کی ہے۔ محبت کا جذبہ فطرتی طور پر بدرجہ اتم والدین کو عطا کیا گیا ہے۔ اولاد کے لیے والدین دنیا کی سب سے بڑی نعمت ہیں۔ جس قدر ان کی عزت و توقیر کی جائے گی اسی قدر اولاد سعادت سے سرفراز ہوگی۔ شریعت میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔

اسلام میں ماں باپ کا بہت بلند مقام ہے، انہیں ڈانٹنے، جھڑکنے بلکہ اف بھی کہنے سے منع کیا گیا ہے اولاد پر والدین کے بے پناہ احسانات ہوتے ہیں۔ مادر رحم سے لیے کر وفات تک شفقت مادری اور نصرت پدری ملتی ہے۔ ان کے احسانات کی کوئی گنتی و شمار نہیں ہے، نہ ہی کوئی ان کا بدلہ چکا سکتا ہے۔ قرآن نے ماں کے فقط اس احسان کو جو پیٹ میں رکھ کر کرتی ہے " **حملته امه وهنا على وهن** " (ترجمہ۔ اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی) سے بیان کیا ہے، اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ " **ووصينا الانسان بوالديه حملته امه وهنا على وهن وفصاله فى عامين ان اشكرلى ولوالديک الى المصير** " (سورۂ لقمان، پارہ ۲۱،) ترجمہ۔ اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی اور اگر اس کا دودھ چھوٹنا

دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا آخر مجھی تک آنا ہے (کنزالایمان)

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا تو یہ اولاد کے لیے فرائض میں شامل ہے، اس میں کوتاہی کرنے والا والدین کا نافرمان اور گناہ کبیرہ کا مرتکب شمار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا حکم دیتے ہوئے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے، جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے بعد اہم ترین فریضہ والدین کی اطاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے ”وقضٰی ربک الا تعبدوا الا ایاہ و بالوالدین احسانا اما یبلغنّ عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما افٍ ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریماً“ (سورۂ بنی اسرائیل، پارہ ۱۵، رکوع ۲) ترجمہ۔ اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہوں (اف تک) نہ کہو اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا (کنزالایمان) نبی پاک ﷺ کے چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۱-عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ کُلّ الذُّنُوبِ یَغْفِرُاللّٰہُ مِنْھَا مَاشَاءَ اِلَّا عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ فَاِنَّہ یُعَجِّلُ لِصَاحِبِہ فِی الحَیٰوۃِ قَبْلَ المَمَاتِ-

(مشکوٰۃ شریف، ص: ۴۲۱)

ترجمہ: حضرت ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گناہوں میں سے اللہ تعالیٰ جسے چاہے، معاف فرمادیتا ہے لیکن ماں باپ کی نافرمانی کی سزا مرنے سے پہلے پہلے زندگی ہی میں اس کو جلد دے دیتا ہے۔

حدیث نمبر ۲-عن ابی امامۃ ان رجلا قال یارسول اللہ ﷺ ماحق الوالدین علی ولدھما قال ھماجنتک ونارک-

(سنن ابن ماجة، ص: ۲۶۰)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا! اے اللہ کے

رسول ﷺ ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟آپ ﷺ نے فرمایا: وہ دونوں (ماں باپ) تیری جنت اور دوزخ ہے۔ یعنی: اگر ان کی فرمانبرداری کروگے تو تیرے لیے جنت ہے ورنہ جہنم

حدیث نمبر ۳ -عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ ﷺ لا یدخل الجنة منان ولا عاق ولا مدمن خمر-

(مشکوة شریف ،ص: ٤٢٠)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: احسان جتلانے والا، ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر ٤ -عن انس بن مالک قال ذکر رسول اللہ ﷺ الکبائر او سئل عن الکبائر فقال الشرک باللہ وقتل النفس وعقوق الوالدین فقال الا انبئکم باکبر الکبائر قال قول الزور او قال شهادة الزور-

(صحیح بخاری ،جلد ثانی ، ص: ٨٨٤)

ترجمہ: حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کبیرہ گناہ کا ذکر کیا یا ان سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، کسی کی (ناحق) جان لینا، اور والدین کی نافرمانی کرنا، پھر فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتادوں؟ فرمایا جھوٹی بات کہنا یا جھوٹی شہادت دینا۔

حدیث نمبر 5 -عن المغیرة بن شعبة عن النبی ﷺ قال ان اللہ حرم علیکم عقوق الامهات ومنعاوهات ووأدالبنات وکره لکم قیل وقال وکثرة السؤال واضاعة المال-

(صحیح بخاری ،جلد ثانی ، ص: ٨٨٤)

ترجمہ: حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر ماں کی نافرمانی حرام قرار دی ہے، اور والدین کے حقوق نہ

دینا بھی حرام قرار دی ہے اور ناحق ان سے مطالبات کرنا بھی حرام قرار دیا ہے، اور لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا (بھی حرام قرار دیا ہے) اور (فضول باتیں) کثرت سوال اور مال کی بربادی کو بھی ناپسند کیا ہے۔

حدیث نمبر ٦ - عن عبدالله بن عمرو قال قال رسول الله ﷺ رضی الرب فی رضی الوالد وسخط الرب فی سخط الوالد-

(جامع ترمذی ، جلد اول ،ص: ١٢)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ پروردگار کی خوشنودی باپ کی خشنودی میں ہے، اور پروردگار کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔

حدیث نمبر ۷- عن ابی الدرداء سمع النبی ﷺ یقول الوالد اوسط ابواب الجنة فاضع ذلک الباب او احفظه-

(سنن ابن ماجة،ص : ٢٦٠)

ترجمہ: حضرت ابودرداء سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے چاہے اس دروازے کو ضائع کردو یا اس کی حفاظت کرو۔ یعنی: ۔ اگر ان کی فرمانبرداری کروگے تو تمہارے لیے وہ جنت کا درمیانی دروازہ ہے ورنہ نہیں۔

حدیث نمبر ٨ - عن عبدالرحمٰن بن ابی بکرة عن ابیہ ما قال قال رسول الله ﷺ الا انبئکم باکبر الکبائر ؟قلنا بلی یارسول الله ﷺ قال الاشراک بالله و عقوق الوالدین وکان متکئا فجلس فقال الا وقول الزور وشهادة الزور الا و قول الزور و شهادة الزور فمازال یقولها حتی قلت لا یسکت-

(صحیح بخاری ،جلد ثانی ،ص:٨٨٤)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن ابن ابوبکرہ اپنے والد بزرگوار سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں ؟ ہم

نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ نبی کریم ﷺ اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے تو آپ سیدھے کھڑے ہوگئے اور فرمایا آگاہ ہوجائو جھوٹی بات بھی او جھوٹی گواہی بھی (سب سے بڑے گناہ ہیں) آگاہ ہوجائو جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی۔ نبی کریم ﷺ اس کلمے کو مسلسل دہراتے رہے یہاں تک میں نے سوچا کہ آپ ﷺ خاموش نہیں ہوں گے۔

حدیث نمبر ۹-عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ رغم انفہ رغم انفہ رغم انفہ قیل من یا رسول اللہ ! قال : من ادرک والدیہ عند الکبر احدھما او کلاھما ثم لم ید خل الجنۃ -

(صحیح مسلم ،جلد ثانی ، ص:٤ ٣١)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کی ناک خاک آلود ہواس کی ناک خاک آلوک ہواس کی ناک خاک آلود ہو (یعنی ذلیل و رسوا ہو) کسی نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کون ہے؟ حضور نے فرمایا: جس نے ماں باپ دونوں کو یا ایک کو بڑھاپے کے وقت میں پایا پھر (ان کی خدمت کرکے) جنت میں داخل نہ ہوا۔

حدیث نمبر ۱۰- عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ من اصبح مطیعا للہ فی والدیہ اصبح لہ بابان مفتوحان من الجنۃ وان کان واحدا فواحدا ومن اصبح عاصیا للہ فی والدیہ اصبح لہ بابان مفتوحان من النار ان کان واحدا فواحدا قال رجل و ان ظلماہ قال و ان ظلماہ و ان ظلماہ و ان ظلماہ-

(مشکوٰۃ شریف ، ص:٤٢١)

ترجمہ: حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کے لیے اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری میں صبح کرتا ہے تو اس کے لیے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اگر ایک ہے تو ایک دروازہ کھلتا ہے، اور جو شخص اس کی نافرمانی

میں صبح کرتا ہے اس کے لیے دوزخ کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اگر ایک ہے تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔ ایک شخص نے کہا اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں آپ ﷺ نے فرمایا اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں۔

(نوٹ) مذکورہ بالا احادیث کی روشنی سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی نافرمانی اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے، ایسے گنہگار کو اللہ دنیا میں سخت سزا دیتا ہے تاکہ ماں باپ بھی نافرمان اولاد کی سزا دیکھ لے جنہوں نے اس کی پرورش کے لیے رحم و کرم کا بازو بچھا دیا تھا۔ اور جب اپنے پائوں پر کھڑا ہو گیا، خود کمانے لگا تو اب ماں باپ کے سارے احسانات بھولا کر نافرمانی اور انہیں تکلیف دینے پر اتر آیا۔

یہ احادیث ہمیں یہ بھی بتلاتی ہیں کہ والدین کے ساتھ نافرمانی کرنے والا جہاں دنیاوی سزا کا مستحق ہے وہی آخرت میں بھی اسے دوبارہ سزا ملے گی۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ والدین کا نافرمان اللہ کی نظر میں بہت بڑا آدمی ہے اس لیے اس کی سزا بھی دنیا و آخرت میں بہت بڑی ہے اور والدین کا خدمت گزار اللہ کی نظر میں بہت اچھا آدمی ہے اس لیے وہ دنیا میں بھی اللہ کے خاص فضل و احسان کا مستحق ہے اور آخرت میں بھی اس کے لیے بہتر سے بہتر بدلا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ ہمیں والدین کے خدمت کی توفیق بخشے اور ان کی نافرمانی سے بچائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

باب دوم: حرام خوری

اللہ تعالیٰ انسان کو بالعموم اور مسلمانوں کو بالخصوص رزق حلال و حرام میں تمیز کرنے کا حکم دیا ہے، رزق حلال کمانا اور رزق حرام سے اجتناب کرنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کے نماز، روزہ و دیگر فرائض پر عمل پیرا ہونا۔ مگر قابل تعجب ہے یہ بات کہ آج کل مسلم معاشرے میں بھی کم ہی لوگ ہیں جو حلال و حرام کی تمیز کرتے ہیں،

انسانیت میں سب سے معزز و مکرم، معصوم و مطہر، افضل و اعلیٰ، اشرف و اکمل، احسن و اجمل حضرات انبیاء کرام علیھما السلام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء و رسل کی مقدس جماعت کو قرآن مجید خطاب فرمایا۔ ''یاایھاالرسل کلوا من الطیبٰت واعملوا صالحاً انی بما تعلمون علیم ''(سورۂ مؤمنون، پارہ، ۱۸، آیت: ۵۱) ترجمہ: اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو میں تمہارے کاموں کو جاننے والا ہوں (کنزالایمان)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو پاکیزہ اور حلال چیزیں کھانے کا حکم دیا۔ قرآن مجید میں دوسرے مقام پر یہی حکم اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو بھی دیا ہے،

اس مقام پر یہ بات قابل غور ہے کہ حق تعالیٰ نے پاکیزہ کھانے کو نیک کام کرنے پر مقدم رکھا، اس واسطے کہ نیک کام اس کھانے کا نتیجہ ہے۔ بعض عارفین نے فرمایا کہ ''لقمہ عمل کا بیج ہے اور عمل اس کا پھل ہے۔ جس قدر بیج پاکیزہ ہوگا اسی قدر پھل بہتر ہوگا''۔

ذہن نشیں رہے کہ جس غذا کو شرع نے حلال رکھا ہے اس میں شرع کی عدالت اور استقامت کا حکم سرایت کے لیے ہے۔ جو شخص وہ غذا کھاتا ہے، تو وہ عدالت جو حکم شرع سے اس غذا کے ساتھ ہے کھانے والے کے نفس اور سب اعضا میں ظاہر ہو جاتی ہے اور اس وقت نفس اور

اعضاء ادائے عبادت میں نرم اور مطیع ہوجاتے ہیں۔(تفسیر اشرفی)

اس مناسبت سے یہاں پر یہ آیت کریمہ پاکیزہ و حلال چیزیں کھانے کی ترغیب اور ناپاک و حرام اشیاء کے کھانے کی مذمت پر مشتمل ہے۔

رزق حرام کمانا اسلام میں ناجائز اور اس سے حاصل ہونے والی ہر چیز منحوس ہے، چناچہ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہوتا ہے:

"یاایھاالذین اٰمنوا لاتاکلوااموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃعن تراض منکم" (سورۂ نساء ،پارہ : ۵)

ترجمہ: اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کا مال نہ کھائو مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو (کنزالایمان)

اور ایک جگہ ارشاد ربانی ہے: "یاایھاالذین اٰمنوا انفقوا من طیبٰت ما کسبتم ومما اخرجنالکم من الارض ولا تیمموا الخبیث منه تنفقوا ولستم باخذیه الا ان تغمضوا فیه واعلموا ان الله غنی حمید" (سورۂ بقرہ، پارہ:۳)

ترجمہ: اے اایمان والو اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ دو تو اس میں سے اور تمہیں ملے تو نہ لو گے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو اور جان رکھو کہ اللہ بے پروہ سراہا گیا ہے۔(کنزالایمان)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے خبیث مال کے خرچ کرنے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ حرام مال خبیث اور ناپاک ہے۔ مال حرام کمانے اور کھانے کی ایک نحوست یہ بھی ہے کہ اس کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے بارگاہ میں قبول نہیں ہوتا، نہ ہی اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ حرام رزق کمانے اور کھانے کے متعلق بہت ساری احادیث کریمہ موجود ہیں جن میں سے کچھ ذیل میں ہے۔

حدیث نمبر۱-عن ابی هریرة عن النبی ﷺقال یأتی علی الناس زمان لایبالی المرء مااخذمنه أ من الحلال ام من الحرام-
(صحیح بخاری ،جلد اول ،ص: ۲۷٦)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا انسان پروہ نہیں کرے گا۔ جو اس نے حاصل کیا ہے حلال سے ہے یا حرام سے؟

حدیث نمبر ۲-عن ابی بکرٍ انّ رسول الله ﷺقال لایدخل الجنة جسد غذّی بالحرام-
(مشکوٰة شریف ،ص : ۲٤۳)

ترجمہ: حضرت ابوبکر سے مروی ہے کہ سرکاراقدس ﷺ نے فرمایا: کہ جس بدن کو حرام غذادی گئی وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

حدیث نمبر ۳-عن ا بن عمر قال من اشتریٰ ثوبا بعشرة دراهم و فيه درهم حرام لم يقبل الله تعالىٰ له صلوٰة مادام عليه ثم ادخل اصبعيه فى اذنيه وقال صمتاان لم يكن النبى ﷺسمعته يقوله -
(مشکوٰة شریف ،ص : ۲٤۳)

ترجمہ: حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص دس درہم میں کوئی کپڑا خریدے اور ان میں ایک درہم حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑااس پر رہتاہے اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرتا ، پھر انہوں نے اپنی دو انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈال کر فرمایا: اگر میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہ سنی ہو تو یہ دونوں (کان) بہرے ہوجائیں۔

حدیث نمبر ٤ عن النعمان بن بشير قال سمعت رسول الله ﷺيقول الحلال بين والحرام بين وبين ذٰلک امور مشتبهات لا يدرى كثير من الناس ا من الحلال هى ام من الحرام فمن تركهااستبرأ لدينه وعرضه فقد

سلم ومن واقع شیئا منھا یوشک ان یواقع الحرام کماانه من یرعی حول الحمی یوشک ان یواقعه الا وان لکل ملک حمی الا وان حمی الله محارمه-
(جامع ترمذی ، جلد اول ، ص:۲۲۹)

ترجمہ: حضرت نعمان ابن بشیر سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے۔اس کے درمیان بہت سی چیزیں شبہ والی ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے ہیں کہ یہ حلال کے قبیل سے ہے یا حرام کے۔ توجس نے اپنے دین کو پاک کرنے اور اپنی عزت بچانے کے لیے انہیں چھوڑ رکھا تو وہ محفوظ رہا اور جو ان میں سے کسی میں پڑ گیا یعنی انہیں اختیار کر لیا تو قریب ہے کہ وہ حرام میں مبتلا ہو جائے، جیسے وہ شخص جو کسی کے چراگاہ کے قریب اپنا جانور چرا رہا ہو، قریب ہے کہ وہ اس میں واقع ہو جائے، جان لو کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام تو دور کی بات جن چیزوں میں حرام کا شبہ ہو اس سے بھی بچنے کا حکم دیا گیا ہے پتہ چلا کہ حرام کھانا بہت بڑا گناہ ہے)

حدیث نمبر ۵ - عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ ایهاالناس ان الله طیب لایقبل الا طیبا و ان الله امرالمئومنین بماامر به المرسلین فقال یا ایها الرسول کلوا من الطیبات واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم وقال یا ایهاالذین اٰمنوا کلوا من طیبات مارزقنکم ثم ذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیه الی السماء یا رب یارب و مطعمه حرام ومشربه حرام و ملبسه حرام وغذی بالحرام فانی یستجاب لذٰلک-
(صحیح مسلم ،جلد اول ،ص: ۳۲۶)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سوائے پاکیزہ مال کے کچھ قبول نہیں فرماتے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو وہی حکم

دیا ہے جو مرسلین اور پیغمبروں کو دیا۔ فرمایا: اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو، جو کچھ تم کرتے ہو میں اسے جانتا ہوں۔ اور مؤمنین کو فرمایا: اے ایمان والو! جو ہم نے تمہیں پاکیزہ رزق عطا کیے ہیں ان میں سے کھاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا جو طول طویل سفر کرتا پراگندہ حال، گرد و غبار میں اٹا ہوا آتا ہے اور آسمان کی طرف ہاتھ پھیلا کر یارب یارب کہتا ہے حالانکہ اس کی غذا اور کھانا پینا حرام ہوتا ہے اس کا لباس حرام ہوتا ہے۔ اور اس کے جسم کو حرام سے غذا دی گئی ہوتی ہے تو کہاں سے اس کی دعا قبول ہوگی؟

حدیث نمبر ٦-عن جابر بن عبدالله قال قال رسول الله ﷺ ایھاالناس اتقواالله واجملوا فی الطلب فان نفسا لن تموت حتیٰ تستوفی رزقھاوان ابطأعنھا فاتقواالله واجملوا فی الطلب خذوا ماحل ودعوا ماحرم-

(سنن ابن ماجة ، ص :۱۵۵)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے لوگو! اللہ سے ڈرو، اور طلب کرنے میں اچھائی اختیار کرو، کیونکہ کوئی بھی شخص اس وقت تک فوت نہیں ہوتا جب تک وہ اپنے حصے کا پورا رزق وصول نہیں کر لیتا، اگرچہ وہ تاخیر سے اسے ملے، تو تم اللہ سے ڈرو اور رزق کی طلب میں اچھائی اختیار کرو۔ جو چیز حلال ہے اسے حاصل کرو، اور جو چیز حرام ہے اسے چھوڑ دو۔

حدیث نمبر ۷ -عن ابن مسعودقال لعن رسول الله ﷺاٰکل الربوٰاو موکله وشاھدیه وکاتبه -

(جامع ترمذی ،جلد اول ،ص : ۲۲۹)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ نے سود کھانے والے، دینے والے، اس پر گواہی دینے والے اور اس کے لکھنے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔

حدیث نمبر ۸ - عن جابر قال لعن رسول الله ﷺاکل الربوٰاو موکله وکاتبه وشاهدیه و قال لهم سواء-

(مشکوٰة شریف ، ص : ٢٤٤)

ترجمہ: حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے لکھنے والے اور اس پر گواہی دینے والے پر لعنت فرمائی ہے، اور فرمایا کہ گناہ میں یہ سب برابر ہیں۔

حدیث نمبر ۹-عن عبدالله بن حنظلةغسیل الملآئکة قال قال رسول الله ﷺدرهم ربوا یاکله الرجل وهو یعلم اشد من ستة وّثلٰثین زنیة-

(مشکوٰة شریف ، ص : ٢٤٥-٢٤٦)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن حنظلہ غسیل ملائکہ سے روایت ہے ۔وہ فرماتے ہیں کہ:رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی جان بوجھ کر سود کا ایک درہم کھاتا ہے۔ تو یہ چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے۔

حدیث نمبر ۱۰-عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله ﷺالربوٰا سبعون جزء ایسرها ان ینکح الرجل امه -

(مشکوٰة شریف ، ص : ٢٤٦)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ سود (کا گناہ) ایسے ستّر گناہوں کے برابر ہے جن میں سب سے کم درجہ کا گناہ یہ ہے کہ مرد اپنی ماں سے زنا کرے۔ (یعنی اگر ایک آدمی جب ایک مرتبہ سود کھاتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں اس سے کہیں زیادہ گناہ لکھے جاتے ہیں۔ جتنا کہ اپنی ماں سے ستر مرتبہ زنا کرنے والے کے نامۂ اعمال میں لکھے جاتے ہیں)۔

ان احادیث سے یہ ثابت ہو گیا کہ جو مال ناجائز طریقے سے حاصل کیا گیا ہو، مثلاً سود، چوری، رشوت، خیانت، غصب، دھوکہ ظلم اور حرام پیشے کے ذریعے سب حرام ہیں۔ ایسی کمائی اسلام

میں سخت منع ہے۔اسلام اسے گناہ کبیرہ گردانتا ہے ان حرام رکاری کے ذریعے زندگی گزارنے والو
ں کے لیے دنیاو آخرت میں رسواکن عذاب ہے۔میں نے اختصار سے حرام خوری سے معلق چند
احادیث کاتذکرہ کیا،مختصراًیہ بھی جان لیں کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو حلال کمائی کی ترغیب دی
اور حرام کمائی سے منع کیا،لہذاحلال طریقے سے ہی روزی کمائی جائے۔

ہمارادین اور ہمارے پیغمبر محمد ﷺ نے ہمیں حرام کے ذرہ برابر آمیزش سے بھی بچنے کاحکم
دیاہے، حرام مال اگرچہ قلیل کیوں نہ ہواس کو بھی اپنے حلال مال میں خلط ملط نہ کریں،کیوں کہ حلال
وحرام کی آمیزش،انسان کی عبادت اور دعاؤں کی قبولیت کے لیے رکاوٹ بن جاتی ہے۔

دعاہے کہ رب کریم ہمیں رزق حلال کمانے اور حلال وطیب کھانے اور رزق حرام سے
بچنے کی توفیق عطافرمائے۔آمین یارب العلمین۔

☆☆☆

باب سوم: جھوٹ گوئی

صدق وکذب جس کی تعبیر ہم سچ اور جھوٹ سے کرتے ہیں دونوں مستقل الگ الگ صفات ہیں، اور علاحدہ علاحدہ خصلتیں ہیں۔ کسی بھی انسان کے اندر دونوں صفات کے پائے جانے کا امکان بھی رہتا ہے (یہ انسان سچ یا جھوٹ دونوں کے بولنے پر قادر ہے) اللہ نے اس دنیا میں چھوٹ دے رکھی ہے تاکہ وہ اپنے بندوں کو آزمائے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ سچ کی اور سچ بولنے والو کی کیا قدر وقیمت ہے۔ اور جھوٹ بولنے والے کا کیا انجام ہوتا ہے۔ اللہ تعا لیٰ نے مختلف انداز میں سچائی کی اہمیت کو قرآن میں واضح کیا ہے اور لوگوں کو اس پر چلنے کی ترغیب دلا ئی ہے۔ اس کے برعکس کذب یعنی جھوٹ کی ہمیشہ مذمت کی گئی ہے، اس خصلت کو نہایت ہی معیوب قرار دیا گیا ہے۔ اور اس سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ مختلف جگہوں میں یہ بتایا گیا ہے کہ جھوٹ کی راہ پر چلنے والے لوگ بہت برے ہوتے ہیں، جھوٹ کافروں کا شیوہ، مشرکین کی خصلت اور منافقین کی علامت، جھوٹ فرعون کی پہچان، شداد کا شیوہ، ہامان کا وطیرہ، جھوٹ ابو جہل کی جہالت، ابولہب کی شرارت، جھوٹ یہود ونصاریٰ کا تمرد وطغیان اور سرکشی ہے اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے: ''فی قلو بھم مر ض فزادھم اللہ مرضاً و لھم عذاب الیم بما کا نوا یکذ بون '' (سورہ بقرہ، پارہ:۱، آیت:۱۰) ترجمہ: ان کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے بدلہ ان کے جھوٹ کے (کنزالایمان)

چنانچہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جھوٹ حرام ہے اس پر عذب الیم مرتب ہوتا ہے۔ اور ایک دوسرے مقام میں ارشاد ربانی ہے ''انما یفتری الکذب الذین لا یؤ منون بأیٰت اللہ و او لئک ھم الکذ بون '' (سورہ نحل، پارہ:۱۶، آیت :۱۰۵) ترجمہ: جھوٹ

بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جھوٹے ہیں۔ (جھوٹ بولنا اور افتراء کرنا بے ایمانوں کا ہی کام ہے)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جھوٹ کبیرہ گناہوں میں بدترین گناہ ہے، اور ایک تیسرے مقام میں خداوندے قدوس ارشاد فرماتا ہے: ''فاجتنبوا الرجس من الاوثان و اجتنبوا قول الزور'' (سورۂ حج، پارہ:۱۷، آیت:۳۰) ترجمہ: تو دور رہو بتوں کی گندی سے اور بچوں جھوٹی بات سے (کنزالایمان) یعنی تم بتوں کی گندی سے دور رہو جن کی پوجا کرنا بدترین گندی سے آلو دہ ہونا ہے، اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔ یہاں جھوٹی بات سے کیا مراد ہے۔ اس کے بارے مختلف اقوال ہیں جن میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) ایک قول یہ ہے کہ اپنی طرف سے چیزوں کو حلال اور حرام کہنا (۲) دوسرا قول یہ ہے کہ جھوٹی گواہی دینا (۳) اور تیسرا قول جھوٹ اور بہتان ہے۔

ان آیات کریمہ سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ جھوٹ بولنا، تہمت لگا نا، اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلانا سخت ترین گناہ اور عذاب قبر کا سبب ہے۔

: جھوٹ کی مذمت احادیث کی روشنی میں:

حدیث نمبر ۱ - عن عبد اللہ عن النبی ﷺ قال ان الصدق یھدی الی البر و ان البر یھدی الی الجنة و ان الرجل لیصد ق حتی یکون صدیقاً وان الکذب یھدی الی الفجوروان الفجوریھدی الی الناروان الرجل لیکذب حتی یکتب عند اللہ کذاباً-

(صحیح بخاری، جلد ثانی، ص: ۹۰۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: صدق نیکی کی طرف ہدایت دیتا ہے اور نیکی جنت کی طرف ہدایت دیتی ہے، اور بے شک مرد سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ صدیق ہوجاتا ہے اور کذب اللہ کی نافرمانیوں کا راستہ دکھاتا ہے اور اللہ کی نافرمانیاں دوزخ کا راستہ دکھاتی ہیں، اور مرد جھوٹ بولتا رہتا ہے

حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔

حدیث نمبر۲- عن ابن عمر عن النبی ﷺ قال اذا کذب العبدتباعدعنه الملک میلا من نتن ما جاء به-

(جامع ترمذی ،جلدثانی،ص:۱۸)

ترجمہ: حضرت ابن عمر سے رویت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دور چلا جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۳- عن بهز بن حکیم رضی الله عنه قال حد ثنی ابی عن ابیه قال سمعت رسول الله ﷺ یقو ل ویل للذی یحدث فیکذب لیضحک به القوم ویل له ویل له-

(سنن ابو داؤد،ص: ۶۸۱)

ترجمہ: حضرت بہز ابن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اس شخص کے لیے بربادی ہے، جو بات کرتے ہوئے صرف اس لیے جھوٹ بولتا ہے، تاکہ اس سے لوگوں کو ہنسائے، اس شخص کے لیے بربادی ہے، اس شخص کے لیے بربادی ہے۔

حدیث نمبر٤- عن ابی هریرة رضی الله عنه ان النبی ﷺ قال کفی بالمرء اثما ان یحدث بکل ما سمع-

(سنن ابو داؤد،ص: ۶۸۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو آگے بیان کردے۔

حدیث نمبر۵- عن ابی هر یر ة ر ضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال آیة المنافق ثلٰث اذا حد ث کذ ب و اذا وعد اخلف و اذا اؤ تمن خا ن-

(صحیح بخاری،جلد ثانی ،ص: ۹۰۰)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے، اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

حدیث نمبر ٦- عن انس ر ضی الله عنه عن النبی ﷺ فی الکبا ئر قال الشر ک بالله وعقوق الوالدین و قتل النفس و قول الزور-

(جامع تر مذی ،جلد اول،ص: ۲۲۹)

ترجمہ: حضرت انس سے رویت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے کبیرہ گناہوں کے بارے میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، کسی کو (ناحق) قتل کرنا اور جھوٹ بولنا۔

حدیث نمبر۷- عن ابن عمرقال قال رسول الله ﷺ لن تزول قدم شاهدالزورحتیٰ یوجب الله له النار-

(سنن ابن ما جہ،ص: ۱۷۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جھوٹی گواہی دینے والے کے پاؤں (قیامت کے دن) نہیں ٹلیں گے، جب تک اللہ اس کے لیے جہنم کو واجب نہ کردے۔

حدیث نمبر۸-عن سمرة بن جندب قال قال النبیﷺ رأیت اللیلة رجلین اتیانی قالا الذی رایته یشق شدقه فکذاب یکذب بالکذب تحمل عنه حتیٰ تبلغ الاٰ فا ق فیصنع به الی یوم القیامة-

(صحیح بخا ری ،جلد ثانی ،ص: ۹۰۰)

ترجمہ: حضرت سمرہ ابن جندب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج رات خواب میں مرے پاس دو مرد آئے ہیں، ان دونوں نے کہا کہ آپ نے جس شخص کو دیکھا تھا جس کا جبڑا توڑا جارہا تھا وہ کذاب ہے، وہ جھوٹی بات بولتا ہے اور وہ جھوٹ تمام دنیا میں پھیلا دیا جاتا ہے، تو اس کا جبڑا قیامت تک اسی طرح توڑا جاتا رہے گا۔

حدیث نمبر ۹-عن ابی ھر یر ۃ ر ضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان الر جل لیتکلم بالکلمۃ لا یرٰی بھا باسا یھوی بھا سبعین خریفا فی النار-
(جامع ترمذی ،جلد ثانی ،ص:۵۷)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ اضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کبھی ایسی بات کہ دیتا ہے جس میں وہ خود کوئی حرج نہیں سمجھتا ہے، حالانکہ اس کی وجہ سے وہ ستر برس تک جہنم کی آگ میں گرتا چلا جائے گا۔

وضاحت: یعنی ایک شخص دوسروں کو ہنسانے کے لیے اوران کی دلچسپی کی خاطر اپنی زبان سے اللہ کی ناراضگی کی بات کہتا ہے، یابناوٹی اور جھوٹی بات کہتا ہے، اور کہنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کہ وہ باعث گناہ اور لائق سزا ہے۔

حالانکہ وہ اپنی اس بات کے سبب جہنم کے سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ دوسروں کو ہنسا نے اور انہیں خوش کرنے کے لیے کوئی ایسی ہنسنے کی بات نہیں کرنی چاہئے جو گناہ کی بات ہو اور با عث عذاب ہو۔

حدیث نمبر ۱۰-عن عبد اللہ بن عامر ر ضی اللہ عنہ انہ قال دعتنی امی یوماورسول اللہ ﷺ قاعدفی بیتنا فقالت ھا تعال اعطیک فقال لھا رسول اللہ ﷺ وما اردت ان تعطیہ قالت اعطیہ تمرا فقال لھارسول اللہ ﷺ اما انک لولم تعطیہ شیئا کتبت علیک کذبۃ-

(سنن ابو داؤد،ص:۶۸۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عامر کہتے ہیں کہ ایک دن میری ماں نے مجھے بلایا: اور رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر بیٹھے ہوئے تھے، وہ بولیں: سنو یہاں آؤ، میں تمہیں کچھ دوں گی رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: تم نے اسے کیا دینے کا ارادہ کیا ہے؟ وہ بولیں، میں اسے کھجور دوں گی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: سنو، اگر تم اسے کوئی چیز نہیں دیتی، تو تم پر ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔

وضاحت: معلوم ہوا کہ جب ماں کے لیے بچہ کو اپنی کسی ضرورت کے لیے جھوٹ بول کر

پکارنا صحیح نہیں ہے، تو بھلا کسی بڑے کے ساتھ جھوٹی بات کیوں کر کی جا سکتی ہے، پھر وہ ازراہ ہنسی ہی کیوں نہ ہو حرام ہے۔

خلاصہ: مذکورہ احادیث کریمہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ہمیں جھوٹ بولنے سے گریز کرنا چاہیے۔ جھوٹ کبیرہ گناہوں میں سے ہے، لہذا جھوٹ بولنا دنیا و آخرت میں سخت نقصان اور جنت سے محرومی کا سبب ہے۔ جھوٹ اللہ رب العلمین اور نبی کریم ﷺ کی ناراضگی کا باعث ہے۔ جھوٹ ایک ایسی بیماری ہے، جو دوسروے بیماریوں کے مقابلہ میں بہت عام ہے۔ لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں کے لیے جھوٹ بولتے ہیں اور اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ اس جھوٹ سے انہوں نے کیا پایا اور کیا کھویا؟ جب لوگوں کو جھوٹے شخص کی پہچان ہو جاتی ہے تو لوگ اس کو کبھی خا طر میں نہیں لاتے ہیں، جھوٹ بولنے والا شخص کبھی کبھار حقیقی پریشانی میں ہوتا ہے، مگر سننے والا اس کی بات پر اعتماد نہیں کرتا۔ ایسے شخص پر یقین کرنا مشکل ہو جاتا ہے، کیوں کہ وہ اپنے اعتماد و یقین کو مجروح کر چکا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں ہمیشہ سچ بولنے کی توفیق دے اور دنیا و آخرت میں سچوں کا ساتھ عطا فرمائے اور جھوٹ بولنے اور جھوٹوں کی صحبت میں رہنے سے بچائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

☆☆☆

باب چہارم: ریاکاری

دکھاوا یا ریاکاری ایک ایسی مہلک بیماری ہے جس نے ہمارے معاشرے کو برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ موجودہ دور میں ہر شخص اپنی ظاہری حالت بہتر بنانے میں مگن ہے اور کسی کو باطن کی فکر ہی نہیں ہے۔ ایک وقت تھا جب لوگ ظاہری طور پر بالکل سادہ مگر اندر سے علم و عمل کا سمندر ہوتے تھے مگر آج کل کا معاملہ بالکل اس کے برعکس ہے۔ آج معاشرے کا ہر شخص ظاہری میں دوسروں پر سبقت لیے جانا چاہتا ہے۔ نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ عبادات، جو کہ خالصتا اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، ان میں بھی ریاکاری اور دکھاوے کا عنصر غالب نظر آتا ہے۔ کئی لوگ عبادتیں اس لیے کرتے ہیں کہ لوگ انہیں نمازی، حاجی اور پرہیزگار کہیں۔ انسان کی عبادت اور اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، اگر نیت خالص ہے تو اعمال اللہ کے ہاں قبول ہوتے ہیں، اگر نیت میں کھوٹ ہے یا ریاکاری یا نام و نمود مقصود ہے تو ایسے اعمال بجائے قبولیت کے انسان کے لیے موجب وبال بنیں گے۔ علماء کرام نے لکھا ہے کہ اعمال کی قبولیت کی دو شرطیں ہیں۔ پہلی شرط یہ ہے کہ وہ عمل خالص اللہ کے لیے ہو، دوسری شرط یہ ہے کہ وہ عمل سنت کے مطابق ہو، ان دو شرطوں میں سے کوئی بھی ایک شرط نہ پائی گئی تو وہ عمل قبول نہ ہو گا۔ ریاکاری ایسا مذموم وصف ہے کہ اس کی وجہ سے بڑے سے بڑا نیک عمل اللہ کے ہاں رائی کے دانہ کی حثیت نہیں رکھتا، اور ریاکاری کے بغیر کیا ہوا چھوٹا سا عمل بھی اللہ کے ہاں پہاڑ کے برابر کی حثیت رکھتا ہے۔

اللہ رب العزت نے ریاکاری کی مذمت مختلف آیات میں بیان فرمائی ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے: ’’ والذین ینفقون اموالھم ریاء الناس ولایؤمنون باللہ وبالیوم الاخر و من یکن الشیطان لہ قرینا فساء قرینا ‘‘ (سورۂ نساء، پارہ ۵، آیت: ۳۸) ترجمہ: اور وہ جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے اللہ اور نہ

قیامت پر اور جس کا مصاحب (ساتھی اور مشیر) شیطان ہو تو کتنا برا مصاحب ہے۔ (کنزالایمان)

وضاحت: یعنی بخل کی برائی بیان فرمانے کے بعد اب ان لوگوں کے بارے میں بتایا جا رہا ہے کہ جو محض دکھاوے اور شہرت کے لیے مال خرچ کرتے ہیں اور اللہ عزوجل کی رضا کا حصول ان کا مقصد نہیں ہوتا۔

اس سے ان لوگوں کو عبرت پکڑنی چاہیے کہ جو نیک کاموں میں لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں لیکن مقصد صرف واہ واہ کروانا ہوتا ہے، بکثرت خیرات کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی یہ شرط بھی رکھتے ہیں کہ اخبار میں خبر اور تصویر ضرور آنی چاہیے، اسی طرح شادیوں کی فضول رسومات میں لاکھوں روپے اڑا دینے والے بھی عبرت حاصل کرے جو صرف اس لیے رسم کرتے ہیں کہ اگر یہ رسمیں بھرپور انداز میں نہ کی گئیں تو لوگ کیا کہیں گے کہ فلاں نے اتنا خرچ کیا تھا، میں کیوں پیچھے رہوں، وغیرہ اور ایک دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''یٰٓایھاالذین اٰمنوا لا تبطلوا صدقٰتکم بالمن و الاذٰی کالذی ینفق ماله رئآ ئَ الناس ولا یؤمن باللہ والیوم الاٰخر'' (سورۂ بقرہ، پارہ ۳، آیت: ۲۶۴)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے صدقے باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر۔ اس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے (کنزالایمان)

وضاحت: یعنی جس طرح منافق کو رضائے الٰہی مقصود نہیں ہوتی، تو وہ اپنا مال ریاکاری کے لیے خرچ کر کے ضائع کر دیتا ہے۔ اس طرح تم احسان جتا کر اور ایذا دے کر اپنے صدقات کا اجر ضائع نہ کرو۔ یہ منافق کے عمل کی مثال ہے کہ جس طرح پتھر پر مٹی نظر آتی ہے لیکن بارش سے وہ سب دور ہو جاتی ہے خالی پتھر رہ جاتا ہے، یہی حال منافق کے عمل کا ہے کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ عمل ہے اور روز قیامت وہ تمام عمل باطل ہوں گے کیوں کہ ان کے اعمال رضائے الٰہی کے لیے نہ تھے۔

اور ایک تیسری جگہ اللہ رب العزت ریا کے تعلق سے ارشاد فرماتا ہے ''**فمن کان**

یرجوا لقآء ربه فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربه احدًا'' (سورۂ کہف، پارہ ۱۶، آیت: ۱۱۰) ترجمہ: تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے چاہیئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ ٹھرائے (کنزالایمان) وضاحت:۔ شرک اصغر سے بھی بچیں یعنی ریاکاری جس کو شرک اصغر کہتے ہیں۔

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوتی ہے کہ ریاکار اپنے عمل سے یہ ثابت کرتا ہے کہ اللہ سے اس کو اجر کی توقع نہیں، کیوں کہ جس سے توقع ہوگی اسی کے لیے عمل کیا جائے گا اور ریاکار کو خالق کے بجائے مخلوق سے اجر کی توقع ہوتی ہے، اور احادیث مبارکہ میں بھی نبی اکرم ﷺ نے ریاکاری کی سخت مذمت فرمائی ہے۔ ریاکاری کی مذمت احادیث مبارکہ کی روشنی میں۔

حدیث نمبر ۱- عن محمود بن لبید ان النبی ﷺ قال ان اخوف ما اخاف علیکم الشرک الاصغر قالوا یا رسول اللہ ﷺ وما الشرک الاصغر قال الریاء -

(مشکوٰۃ شریف، ص :۴۵۶)

ترجمہ: حضرت محمود ابن لبید سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تمہارے بارے میں جس چیز سے میں بہت ڈرتا ہوں وہ شرک اصغر ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کیا یارسول اللہ! شرک اصغر کیا چیز ہے ؟ فرمایا ریا (یعنی دکھاوے کے لیے کام کرنا)

حدیث نمبر ۲- عن ابی سعید الخدری قال خرج علینارسول اللہ ﷺ و نحن نتذاکر المسیح الدجال فقا ل الا اخبرکم بماھو اخوف علیکم عندی من المسیح الدجال فقلنابلیٰ یارسول اللہ ﷺ قال الشرک الخفی ان یقوم الرجل فیصلی فیزید صلوٰته لمایریٰ من نظر رجل-

(مشکوٰۃ شریف، ص :۴۵۶)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم پر

نکلے اور ہم آپس میں دجال کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم کو ایسی چیز کی خبر دوں؟ جو میرے نزدیک تمہارے لیے مسیح دجال سے زیادہ خوف ناک ہے، ہم نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! فرمایا شرک خفی۔ مثلا ایک شخص کھڑا نماز پڑھ رہا ہے جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی آدمی اس کو دیکھ رہا ہے، تو وہ نماز زیادہ پڑھتا ہے

حدیث نمبر ۳ - عن ابی موسیٰ قال سئل رسول الله ﷺ عن الرجل یقاتل شجاعة ویقاتل حمیة ویقاتل ریاءً فایّ ذلک فی سبیل الله قال من قاتل لتکون کلمة الله هی العلیافهو فی سبیل الله-

(جامع ترمذی ،جلد اول ،ص: ٢٩٤)

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: ایک آدمی اظہار شجاعت (بہادری) کے لیے لڑتا ہے، دوسرا حمیت (غیرت، شرم) کی وجہ سے لڑتا ہے، تیسرا ریاکاری کے لیے لڑتا ہے، ان میں سے اللہ کے راستے میں کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جو شخص اللہ کے کلمہ کی سربلندی کے لیے جہاد کرے، وہ اللہ کے راستے میں ہے۔

حدیث نمبر ٤- عن عبدالله بن عمرو انه سمع رسول الله ﷺ یقول من سمع الناس بعمله سمع الله به اسامع خلقه و حقره و صغره-

(مشکوٰۃ شریف ،ص : ٤٥٤)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ جو شخص لوگوں میں اپنے عمل کا چرچا کرے گا تو خدائے تعالیٰ اس کو (کی ریاکاری) لوگوں میں مشہور کردے گا، اور اس کو ذلیل و رسوا کرے گا۔

حدیث نمبر ٥- عن شداد بن اوسٍ قال سمعت رسول الله ﷺ یقول من صلیٰ یرائی فقد اشرک ومن صام یرائی فقد اشرک ومن تصدق یرائی فقد اشرک-

(مشکوٰۃ شریف ،ص: ٤٥٥)

ترجمہ: حضرت شداد ابن اوس نے کہا کہ میں نے حضور علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

کہ جس شخص نے دکھاوے کے لیے نماز پڑھی اس نے شرک کیا، اور جس شخص نے دکھاوے کے لیے روزہ رکھا تواس نے شرک کیا، اور جس نے دکھاوے کے لیے صدقہ کیا تواس نے بھی شرک کیا۔

حدیث نمبر ٦ - عن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله ﷺان الله لاینظر الی صورکم واموالکم ولکن ینظرالی قلوبکم واعمالکم-

(مشکوٰۃشریف ، ص :٤٥٤)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا، بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔(یعنی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ریاکار انسان کے ظاہری اعمال کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ اجر عطا نہیں فرمائے گا بلکہ اس کے باطنی اعمال کے اعتبار سے کل قیامت کے دن فیصلہ کرے گا)

حدیث نمبر ۷ - عن جندب قال قال رسول الله ﷺمن سمع سمع الله به و من یرائی یرائی الله به-

(مشکوٰۃ شریف ،ص: ٤٥٤)

ترجمہ: حضرت جندب سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سمعہ کے طور پر عمل کرتا ہے تواللہ تعالیٰ اس کے عیب مشہور کردے گا۔ اور جو شخص ریاکاری کے طور پر عمل کرتا ہے تواللہ تعالیٰ اس کو ریاکاروں جیسا بدلہ دے گا۔

حدیث نمبر ۸- عن ابی ہریرۃقال قال رسول الله ﷺقال الله تعالیٰ انا اغنی الشرکاءعن الشرک من عمل عملااشرک فیه معی غیری ترکته وشرکه و فی روایة فانامنه بریٔ هوللذی عمله-

(مشکوٰۃ شریف ،ص :٤٥٤)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد

فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں سب شریکوں سے بڑھ کر شرک سے بے نیاز ہوں۔ جو شخص کوئی عمل کرے اور اس میں کسی دوسرے کو بھی میرے ساتھ شریک کرے میں اس کو اس کے شریک کے ساتھ چھوڑ دیتا ہوں (اور ایک روایت میں ہے) میں اس سے بے زار ہوں وہ عمل اسی کے لیے ہے جس کے لیے اس نے کیا ہے۔

حدیث نمبر ۹ - عن ابی تمیمة قال شهدت صفوان واصحابه و جندب یوصیهم فقالوا سمعت من رسول الله ﷺ شیأ قال سمعت رسول الله ﷺ یقول من سمع سمعه الله به یوم القیٰمة ومن شاق شق الله علیه یوم القیٰمة قالوا اوصنافقال ان اول ماینتن من الانسان بطنه فمن استطاع ان لایأکل الا طیبا فلیفعل و من استطاع ان لایحول بینه و بین الجنة ملأ کف من دم اهراقه فلیفعل-

(مشکوٰة شریف ،ص: ٤٥٥)

ترجمہ: حضرت ابو تمیمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں صفوان اور اس کے ساتھیوں کے پاس حاضر تھا اور جندب ان کو نصیحت کررہا تھا انہوں نے کہا کیا تو نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ اس نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو اپنا عمل سنائے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن رسوا کر دے گا جو شخص اپنی نفس کو مشقت میں ڈالے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو مشقت میں ڈالے گا۔ انہوں نے کہا ہم کو نصیحت کریں، کہا انسان میں سب سے پہلے اس کا پیٹ گندہ ہوگا۔ جو شخص یہ کام کرنے کی طاقت رکھے کہ اپنے پیٹ میں پاکیزہ چیز داخل کرے وہ ایسا کرے۔ اور جو شخص اس بات کی طاقت رکھے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک چلّو خون کا جسے اس نے بہایا ہو مانع نہ ہوجائے، پس چاہیے کہ وہ ایسا کرے (یعنی اس حدیث سے پتہ چلا کہ کوئی عمل کرکے کسی انسان کو سنانا بھی آخرت میں رسوائے کا سبب ہے اور یہی ریاکاری ہے)

حدیث نمبر ۱۰- عن عثمان بن عفان قال قال رسول الله ﷺ من کانت له

سریرۃ صالحۃ او سیئۃ اظھر اللہ منھا رداء یعرف بہ -

(مشکوٰۃ شریف ، ص: ٤٥٦)

ترجمہ: حضرت عثمان ابن عفان سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی نیک یا بد خصلت ہو اللہ تعالیٰ اس کی ایک علامت ظاہر کر دیتا ہے جس سے وہ پہچانا جاتا ہے۔ (یعنی اگر کسی شخص کے اندر نیکی کی صفت ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک نشانی ظاہر کر دیتا ہے اور اگر کوئی شخص بری خصلت یا ریاکار ہو تو اس کی ایک نشانی ظاہر کر دیتا ہے جس سے وہ پہچانا جاتا ہے)

ان احادیث کریمہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ریاکار انسان جو بھی عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ اعمال مقبول نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ عمل کرنے والے کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے۔ جب کسی عبادت میں ابتداً ریا شامل ہو تو وہ ساری عبادت باطل ہوجاتی ہے اور وہ عمل کرنے والا شخص دیکھلاوے کی وجہ سے گنہگار اور شرک خفی کا مرتکب ہوتا ہے۔ البتہ اگر اصل عمل محض اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہو مگر عمل کرنے والا اس میں ریا کو شامل کردے مثلاً: اللہ تعالیٰ کے لیے نماز پڑھتے ہوئے لوگوں کے دیکھلاوے کے لیے نماز کا رکوع طویل کردے اور تسبیحات کی تعداد زیادہ کردے تو ایسا کرنے سے وہ آدمی گنہگار اور اس کی وہ عبادات ضائع ہوجائے گی جتنی اس نے ریا کی۔

رب کریم ہم سب کو عبادت و بندگی کا حقیقی شعور عطاء فرمائے ، اور ہمیں ریا کی خفیہ کمین گاہوں پر مطلع فرما کر اس سے نجات کی قوت توفیق عطا فرمائے، زندگی کے ہر موڑ پر بندگی کے ہر محاذ پر ریا کی آفت سے بچائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

☆☆☆

باب پنجم: غیبت

غیبت کبیرہ گناہوں میں سے ہے لیکن دیگر بڑے گناہوں کی بنسبت لوگ اس میں زیادہ ملوث ہے۔ جبکہ قرآن وحدیث میں غیبت کی واضح الفاظ میں مذمت کی گئی ہے۔ کہیں اس عمل کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا گیا ہے تو کہیں اس عمل میں مبتلا لوگوں کو جہنم کی وعید سنائی گئی ہے۔ اس واضح مذمت کے باوجود لوگ اس فعل میں بڑی تعداد میں ملوث ہیں۔ اس کی کئی وجوہات ہیں۔

ایک بڑی وجہ تو یہ ہے کہ اکثر لوگ اس کو گناہ ہی نہیں سمجھتے۔ جو لوگ اسے گناہ سمجھتے ہیں ان میں سے زیادہ تر لوگ فرق ہی نہیں کر پاتے کہ کونسی بات غیبت ہے اور کونسی نہیں۔ ایک اور قسم ان لوگوں کی ہے جو غیبت کو گناہ سمجھتے اور اس کی نوعیت سے بھی واقف ہوتے ہیں لیکن تربیت کی کمی کی وجہ سے اسے چھوڑنے سے قاصر رہتے ہیں۔

غیبت کسے کہتے ہیں؟

غیبت یہ ہے کہ کسی شخص کے برے وصف کو اس کی عدم موجودگی میں اس طرح بیان کریں کہ اگر وہ سن لے تو وہ برا مانے، خواہ زبان سے بیان کرے یا بذریعۂ اعضاء یا بذریعۂ قلم یا کسی اور طریقے سے عیب جوئی کی جائے۔ اب اگر وہ عیب اس میں موجود نہیں تو یہ تہمت اور بہتان ہے، اور اگر اس کی بیان کردہ چیزیں اس میں موجود ہو تو یہ عیب جوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ غیبت کی مذمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے ''یآایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیراً من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسو ا ولا یغتب بعضکم بعضاً ا یحب احدکم ان یأکل لحم اخیہ میتاً فکرھتموہ و اتقوا اللہ ان اللہ تواب الرحیم '' (سورۂ حجرات، پارہ۲۶، آیت:۱۱) ترجمہ۔ اے ایمان

والوں! بہت گمانوں سے بچو۔ بے شک کوئی گمان گناہ ہوجاتا ہے، اور عیب نہ ڈھونڈھو۔ اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا، اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔(کنزالایمان)

اس آیت کریمہ میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مؤمن بندوں کو بہت زیادہ گمان کرنے سے منع فرمایا کیوں کہ بعض گمان ایسے ہیں جو محض گناہ ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ کسی کی عیب نہ ڈھونڈو، اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، اور اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی کی غیبت کرنا اپنے مردار بھائی کے گوشت کھانے جیسا ہے۔ لہذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ گمان کی کثرت سے بچا جائے۔ اور ایک جگہ رب قدیر ارشاد فرماتا ہے: ''ولاتقف مالیس لک به علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولٓئک کان عنه مسؤلا'' (سورۂ بنی اسرائیل، پارہ ۱۵، آیت: ۳۶) ترجمہ۔ اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔(کنزالایمان) یعنی اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جس چیز کو دیکھا نہ ہو اسے یہ نہ کہو کہ میں نے دیکھا اور جس کو سنا نہ ہو اس کی نسبت نہ کہو کہ میں نے سنا۔

ان دونوں آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے پوشیدہ عیب تلاش کرنا، اور ان کی تئیں بدگمانی رکھنا اور جو بات نہ سنی ہو اسے لوگوں کے سامنے بیان کرنا سخت ممنوع ہے۔

:غیبت سے متعلق چند اقوال رسول صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرمائیں:

حدیث نمبر ۱-عن ابی هریرةان رسول الله ﷺقال اتدرون ماالغیبة قالوا الله و رسوله اعلم قال ذکرک اخاک بما یکره قیل افرأیت ان کا ن فی اخی مااقول قال ان کا ن فیه ماتقول فقد اغتبته وان لم یکن فیه ماتقول فقد بهته -

(صحیح مسلم ،جلد ثانی ،ص: ۳۲۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے غیبت کیا چیز ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ ورسول کو اس کا بہتر علم ہے۔ ارشاد

فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کے بارے میں ایسی بات کہے جو اسے بری لگے۔ کسی نے عرض کیا اگر میرے بھائی میں وہ برائی موجود ہو تو کیا اس کو بھی غیبت کہا جائے گا؟ فرمایا جو کچھ تم کہتے ہو اگر اس میں موجود ہو جبھی تو غیبت ہے۔ اور اگر تم ایسی بات کہو جو اس میں موجود نہ ہو تو یہ بہتان ہے۔

حدیث نمبر ۲- عن ابی سعید وجابر ماقالا قال رسول الله ﷺ الغیبة اشد من الزنا قالوا یا رسول الله ﷺ و کیف الغیبة اشد من الزنا قال ان الرجل لیزنی فیتوب فیغفرالله له ان صاحب الغیبة لا یغفرله حتیٰ یغفرها له صاحبه-

(مشکوٰة شریف ، ص: ٤١٥)

ترجمہ: حضرت ابو سعید و جابر مانے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: کہ غیبت، زنا سے بدتر ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! غیبت، زنا سے بدتر کیوں ہے؟ فرمایا آدمی زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے فضل سے معاف فرمادیتا ہے۔ لیکن غیبت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرماتا جب تک کہ اس کو وہ شخص معاف نہ کردے جس کی غیبت کی گئی ہے۔

حدیث نمبر ۳ - عن سعید بن زید عن النبی ﷺ قال ان من اربی الربا الاستطالة فی عرض المسلم بغیر حقٍ-

(سنن ابو داؤد ،ص :٦٦٩)

ترجمہ: حضرت سعید ابن زید بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ آدمی کسی کی عزت کے ساتھ ناحق طور پر کھیلے۔

حدیث نمبر ٤ - عن انس بن مالک قال قال رسول الله ﷺ لما عرج بی مررت بقوم لهم اظفار من نحاس یخمشون وجوههم وصدورهم فقلت من هٰؤلا ء یاجبریل قال هٰؤلاء الذین یأ کلون لحوم الناس ویقعون فی

اعراضھم-

(سنن ابوداؤد ،ص: ٦٦٩)

ترجمہ: حضرت انس ابن مالک ماروایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے معراج کروائی گئی، تو میرا گزر کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا کہ جن کے ناخن تانبے کے بنے ہوئے اور وہ ان کے ذریعے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے، نبی اکرم ﷺ نے کہا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں، جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے (یعنی ان کی غیبت کرتے تھے) ان کی عزتوں پر حملہ کرتے تھے۔

حدیث نمبر ۵- عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ا تدرون ما اکثر مایدخل الناس الجنة تقوی اللہ وحسن الخلق ا تدرون ما اکثر ما یدخل الناس النار الاجوفان الفم والفرج-

(مشکوٰۃ شریف ، ص: ٤١٢)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ لوگوں کو جنت میں زیادہ کونسی چیز داخل کرے گی وہ اللہ کا تقوی اور حسن خلق ہے۔ کیا تم کو علم ہے؟ لوگوں کو آگ میں زیادہ کون سی چیز داخل کرے گی دو خالی چیزیں ہیں۔ منھ اور شرمگاہ (یعنی جب انسان منھ سے کسی کی غیبت کرے گا اور شرمگاہ غلط جگہ استعمال کرے گا تو وہ اس کے جہنم میں جانے کا سبب بنے گا)

حدیث نمبر ٦ -عن عمار قال قال رسول اللہ ﷺ من کا ن ذاوجھین فی الدنیاکان له یوم القیٰمة لسانان من نار-

(مشکوٰۃ شریف ، ص :٤١٣)

ترجمہ: حضرت عمار سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا دنیا میں دو رویہ ہوگا قیامت کے دن اس کے لیے آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔

حدیث نمبر ۷- عن سفیان بن اسید الحضرمی قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول کبرت خیانة ان تحدث اخاک حدیثا ھو لک به مصدق وانت به

کاذب-

(مشکوٰۃ شریف ،ص: ٤١٣)

ترجمہ: حضرت سفیان ابن اسید حضرمی سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ فرماتے تھے یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی کو ایک بات سنادے وہ تجھے اس بات میں سچا سمجھے اور تو اس میں جھوٹا ہے۔

حدیث نمبر ٨ - عن ابی هريرة عن النبی ﷺقال لا يستر عبد عبدا فی الدنيا الا ستره الله يوم القيٰمة-

(صحيح مسلم ، جلد ثانی ،ص: ٣٢٢)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں جو شخص کسی بندہ کے عیب کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

حديث نمبر ٩- عن ابی هريرة ان رسو ل الله ﷺ قال اياكم والظن فان الظن اكذب الحديث و لا تحسّسوا ولاتجسّسوا ولا تنافسوا ولا تحاسدوا ولاتباغضوا ولا تدابروا و كونوا عبادالله اخوانا-

(صحيح مسلم ،جلد ثانی ، ص: ٣١٦)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے بچو، اس لیے کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے ، نہ دوسروں کی باتوں پر کان لگائو، نہ (ایک دوسرے کی برائیاں تلاش کرنے کے لیے) تجسس میں پڑو، نہ آپس میں رشک کرو (یعنی دنیا کی چیزوں میں ایک دوسرے پر رشک نہ کرو) نہ حسد کیا کرو، نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو، نہ آپس میں دشمنی کرو اور اللہ کے سب بندے آپس میں بھائی چارہ اختیار کرو۔

حدیث بالا میں نبی کریم ﷺ نے سات چیزوں سے منع فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک بدگمانی

ہے ، اور اس کے متعلق فرمایا کہ یہ سب سے بڑا جھوٹ ہے ۔ باہمی دشمنیوں ،عداوت اور نفرت کا بنیادی سبب بدگمانی ہے ۔ کسی کے متعلق بدگمان اور غلط اندازہ کرنا سخت گناہ ہے ۔ قرآن کریم کی سورۂ حجرات میں بھی اس کو سخت گناہ قرار دیا ہے ۔ اور اس کو سب سے بڑا جھوٹ اس لیے قرار دیا ہے کہ عام طور پر جھوٹ میں ایک گونہ سچ کا احتمال بھی ہوتا ہے ۔ مثلاً کسی انسان سے کوئی بات سن کر اسے بیان کرتا پھرتا ہے اور وہ جھوٹ ہوتی ہے ، لیکن بہر حال اس میں سچ کا احتمال کسی قدر رہتا ہے ۔ لیکن بدگمانی ایک ایسی چیز ہے کہ اس کا تعلق اپنی ذات سے ہوتا ہے ،اور اس کے غلط اور جھوٹ ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہوتا ۔ اس لیے مذکورہ بالا حدیث میں اسے اکذب الحدیث (یعنی سب سے بڑا جھوٹ)قرار دیا گیا ہے ۔

حدیث نمبر ۱۰- عن ابی بکرۃ قال مرالنبی ﷺبقبرین فقال انھما لیعذبان ومایعذبان فی کبیر اما احدھما فیعذب فی البول واما الاٰخر فیعذب فی الغیبۃ-

(سنن ابن ماجۃ ،ص :۲۹)

ترجمہ: حضرت ابو بکرہ بیان کرتے ہیں :ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے ، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہورہا ہے ، اور ان دونوں کو کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہورہا ہے ۔ ان میں سے ایک شخص کو پیشاب کی وجہ سے عذاب ہورہا ہے اور دوسرے کو غیبت کرنے کی وجہ سے عذاب ہورہا ہے ۔

تشریح: ۔ یعنی وہ عذاب کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہورہا ہے کا مطلب ہے کہ ان کے خیال میں یہ کوئی بڑا گناہ نہیں تھا، ورنہ شریعت کی نگاہ میں تو وہ بڑا گناہ ہی تھا، اگر بڑا نہ ہوتا تو انہیں عذاب کیوں دیا جاتا، مطلب یہ کہ ان سے بچنا کوئی بہت مشکل مسلہ نہ تھا وہ چاہتے تو آسانی سے اس سے بچ سکتے تھے ۔

یحییٰ بن معاذ بیان فرماتے تھے ہر انسان کو اپنے اندر تین اوصاف وخوبیاں رکھنی چاہیئے ۔ (۱) اگر آپ اپنے بھائی کو نفع نہیں دے سکتے تو نقصان بھی نہ دیں (۲) اگر اسے خوشی نہیں دے سکتے تو

مغموم بھی نہ کریں (۳)اگر اس کی تعریف نہیں کر سکتے تو اس کی مذمت بھی نہ کرے۔

آج ہماری اکثریت ان اوصاف سے محروم نظر آتی ہے ، جن اوصاف سے متّصف ہونا چاہیئے ،وہ تو کہیں نظر نہیں آتی مگر دوسرے اوصاف بدرجۂ اتم موجود ہے۔ جہاں غیبت کی محفل سجتی ہے وہاں کثیر تعداد دکھائی دیتی ہے ، اور جہاں اصلاحی مجالس ہوں وہاں سے راہ فرار اختیار کی جاتی ہے ۔یاد رکھیں یہ ہمارے وجود میں ایمان کی کمزوری ہے۔ ہمیں اپنے محافل ومجالس میں غیبت سے بچنا چاہیئے ، اور اگر کوئی کر رہا ہو تو اسے سمجھانا چاہیئے ، اور اپنے مسلمان بھائیوں و بہنوں کا دفاع کرنا چاہیئے ،کیوں کہ اس میں بھی اجر و ثواب ہے۔

مذکورہ بالا احادیث کریمہ اور فرامین مصطفٰی ﷺ سے پتہ چلا کہ کسی کی غیبت کرنا کتنا برا ہے۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ اس شخص کو اس وقت تک معاف نہیں فرماتا جب تک کہ وہ معاف نہ کردے جس کی غیبت کی گی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں غیبت اور اسباب غیبت سے محفوظ و مامون فرمائے، ہمارے دلوں سے بدگمانی کو دور فرمائے اور ہمیں نیک اعمال کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائیں ۔ آمین یارب العلمین بحرمۃ سید الانبیاء والمرسلین۔

تھے جب اپنی برائیوں سے بے خبر۔ رہے ڈھونڈتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیوں پہ جب نظر۔ تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا

☆☆☆

باب ششم: چغل خوری

چغل خوری ایک بدترین گناہ ہے: اسلام میں غیبت وچغل خوری کی مذمت آئی ہے، آج کل ہمارے معاشرہ میں غیبت، بدگوئی اور چغل خوری ایک محبوب مشغلہ بن گیا ہے۔ جہاں دو چار افراد جمع ہوئے بس ایک دوسرے کی برائی شروع ہوگئی، اور ذرا برابر احساس نہیں ہوتا کہ زبان کی اس برق رفتاری اور شعلہ افشانی پر کوئی باز پرس بھی کرنے والا ہے کہ نہیں!

دور حاضر میں وہ اخلاقی برائی جس نے پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ وہ دوسروں کی پیٹھ پیچھے برائی کرنے کا گناہ ہے، یہ برائی بلاشبہ ایک ناسور ہے جس کی وجہ سے معاشرہ میں فتنہ وفساد، آپسی جھگڑے اور بدگمانیاں پھیلتی ہیں۔ آپس میں محبت کرنے والے ایک دوسرے سے نفرت کرنے والے بن جاتے ہیں۔ اسلام جو ایک دین رحمت ہے وہ اس طرح کی کسی بھی حرکت کو ہرگز ہرگز پسند نہیں کرتا، اسی وجہ سے غیبت کی مذمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ''یا ایھاالذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم'' (سورۂ حجرات، پارہ ۲۶، آیت ۱۲) ترجمہ۔ اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہوجاتا ہے (کنزالایمان)

اور ایک جگہ رب قدیر ارشاد فرماتا ہے: ''ولاتطع کل حلاّفٍ مھینٍ ھمازٍ مشّآء بنمیمٍ'' (سورۂ قلم، پارہ ۲۹، آیت ۱۰،۱۱) ترجمہ: اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا، ذلیل بہت طعنے دینے والا بہت ادھر کی ادھر لگاتا پھرنے والا (کنزالایمان) اس آیت میں ایک لفظ ''ھماز'' آیا ہے۔ ھماز اس شخص کو کہتے ہیں جو لوگوں کے سامنے ان کے بکثرت عیب نکالے یا بہت طعنے دے۔ ایسے شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے ''ویل لکل ھمزۃلمزۃ'' (سورۂ ھمزہ، پارہ ۳۰، آیت ۱) ترجمہ۔ خرابی ہے اس کے لیے جو

لوگوں کے منھ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے (کنزالایمان)

یہ آیتیں ان کفار کے بارے میں نازل ہوئیں جو سرکار دوعالم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام م پر اعتراضات کرتے تھے اور ان حضرات کی غیبت وچغلی کیا کرتے تھے، جیسے اخنس ابن شریق، امیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ مگر اس آیت میں مذکورہ حکم ہر غیبت وچغلی کرنے والے کے لیے عام ہے۔(صراط الجنان فی تفسیر القرآن)

ان آیت کریمہ سے یہ بات معلوم ہوئی کسی شخص کی چغلی کھانا یا کسی کی عیب جوئی یا کسی شخص کے متعلق بدگمانی رکھنا قرآن کے حکم کے خلاف ہے جس پر اللہ تعالیٰ سخت گرفت وسزا فرماتا ہے۔
احادیث کریمہ میں نبی کریم ﷺ نے چغل خور کی شدید مذمت فرمائی ہے، جن میں سے کچھ احادیث کریمہ مندرجہ ذیل ہیں۔

حدیث نمبر ۱ -عن همام کنامع حذیفة فقیل له ان رجلا یرفع الحدیث الی عثمان فقال له حذیفة سمعت النبی ﷺ یقول لا یدخل الجنة قتات-
(صحیح بخاری ،جلد ثانی ،ص: ۸۹۵)

ترجمہ: حضرت ہمام سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ کے پاس موجود تھے، ان سے کہا گیا کہ ایک شخص ایسا ہے جو یہاں کی باتیں حضرت عثمان تک پہنچاتی ہیں اس پر حضرت حذیفہ نے کہا کہ میں نے نبی اکرم نور مجسم ﷺ کو فرمارتے ہوئے سنا: آپ ﷺ نے فرمایا کہ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

حدیث نمبر ۲ -عن عبدالله بن مسعود ماقال ان محمدا ﷺ قال الا انبئکم ما العضه هی النمیمة القالة بین الناس و ان محمدا ﷺ قال ان الرجل یصدق حتیٰ یکتب صدیقا و یکذب حتیٰ یکتب کذابا-
(صحیح مسلم ، جلد ثانی ،ص: ۳۲۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود ماسے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا: آگاہ ہو میں تم کو بتلاتا ہوں کہ بہتان قبیح کیا چیز ہے؟ وہ چغلی ہے جو لوگوں میں عداوت

ڈالے: اور آپ ﷺ نے فرمایا آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۳- عن ابی هریرة ان رسول الله ﷺقال ان من شر الناس ذا الوجهين الذی یاتی هٓؤلاء بوجه و هٓؤلاء بوجه-

(صحیح مسلم ،جلد ثانی ،ص: ۳۲۵)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے برا لوگوں میں تم اس کو پاتے ہو جو دو منھ رکھتا ہے ان لوگوں کے پاس ایک منھ لے کر آتا ہے اور ان کے پاس دوسرا منہ لے کر جاتا ہے۔

حدیث نمبر ٤-عن ابن عباس قال خرج النبی ﷺمن بعض حیطان المدینة فسمع صوت انسانین یعذبان فی قبورهما فقال یعذبان ومایعذبان فی کثیر وانه لکبیر کان احدهمالایستتر من البول و کان الاخر یمشی بالنمیمة ثم دعا بجریدة فکسرهابکسرتین او اثنتین فجعل کسرة فی قبر هذا وکسرة فی قبرهذا فقال لعله یخفف عنه مالم ییبسا-

(صحیح بخاری م، جلد ثانی ،ص :۸۹۵)

ترجمہ: حضرت ابن عباس نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے کسی باغ سے تشریف لائے تو آپ نے دو (مردہ) انسانوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جارہا تھا پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ انہیں عذاب ہو رہا ہے ۔ان میں ایک شخص پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا۔ پھر آپ ﷺ نے کھجور کی ایک ہری شاخ منگوائی اور اسے دو حصوں میں توڑا اور ایک ٹکڑا ایک کی قبر پر اور دوسرا ٹکڑا دوسرے کی قبر پر گاڑ دیا۔ پھر فرمایا شاید کہ ان کے عذاب میں اس وقت تک کے لیے کمی کر دی جائے، جب تک یہ سوکھ نہ جائیں۔

حدیث نمبر ۵ - عن همام بن الحارث قال مر رجل علی حذیفة بن الیمان

فقیل له ان هذا یبلغ الامراء الحدیث من الناس فقال حذیفة سمعت رسول الله ﷺیقول لا یدخل الجنة قتات -قال سفیان والقتات النمام -
(جامع ترمذی ،جلد ثانی ،ص: ۲۲)

ترجمہ: حضرت ہمام ابن حارث فرماتے ہیں کہ حذیفہ بن یمان کے پاس سے ایک آدمی گزرا تو ان سے کہا گیا کہ یہ شخص لوگوں کی باتیں حاکموں تک پہچاتا ہے۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا میں نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا، سفیان کہتے ہیں "قتات" چغل خور کو کہتے ہیں۔

حدیث نمبر ٦- عن عقبة بن عامرٍ قال لقیت رسول الله ﷺفقلت ماالنجاة فقال املک علیک لسانک ولیسعک بیتک وابک علی خطیئتک-
(مشکوٰۃ شریف ، ص: ۴۱۳)

ترجمہ: حضرت عقبہ ابن عامر سے روایت ہے کہا میں رسول اللہ ﷺ سے ملا میں نے کہا نجات کس چیز میں ہے؟ فرمایا: اپنی زبان بند رکھ، تیرا گھر تجھے گنجائش دے اور اپنے گناہوں پر رو۔

حدیث نمبر ۷- عن ابن عمر و قال :قال رسول الله ﷺایاکم والفتن فان اللسان فیها مثل وقع السیف-
(ابن ماجة ،ص: ۲۸۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو ما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم فتنوں سے بچے رہنا کیوں کہ اس میں زبان ہلانا تلوار چلانے کے برابر ہے۔

حدیث نمبر ۸-عن ابی هریرةان رسول الله ﷺقال کل المسلم علی المسلم حرام دمه و ماه و عرضه -
(سنن ابن ماجة ،ص: ۲۸۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت وآبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

حدیث نمبر ۹-عن حذیفة انه بلغه ان رجلا ینمّ الحدیث فقال حذیفة سمعت رسول الله ﷺ یقول لایدخل الجنة نمّام-
(صحیح مسلم ،جلد اول ،ص: ۷۰)

ترجمہ: حضرت حذیفہ کو خبر پہنچی: کہ فلاں شخص بات لگاتا ہے (یعنی چغلی کھاتا ہے) انہوں نے کہا میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''چغل خور جنت میں نہ جائے گا۔''

حدیث نمبر ۱۰-عن ابی هریرة ان رسول الله ﷺ قال ان العبد لیتکلم بالکلمة ما یتبین مافیها یهوی بها فی النار أبعد مابین المشرق والمغرب-
(صحیح مسلم ،جلد ثانی ،ص :٤٦٢)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بندہ ایک بات کہتا ہے اور نہیں جانتا اس میں کتنا نقصان ہے، اس کے سبب سے آگ میں گرے گا اتنی دور تک جیسے مشرق سے مغرب۔''

ایک ضروری وضاحت: یاد رکھئے کہ چغل خوری معمولی گناہ نہیں بلکہ گناہ کبیرہ ہے۔اسی وجہ سے حدیث پاک میں اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔یہاں ایک سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ بہت سی حدیثوں میں یہ مضمون وارد ہوا ہے کہ ہر صاحب ایمان جنت میں داخل ہوگا، پر اس حدیث پاک میں کیسے فرمایا گیا کہ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا ؟اسی سوال کا جواب دیتے ہوئے شارحین حدیث فرماتے ہیں کہ پہلے اسے جہنم میں داخل ہوکر اپنے اس سنگین جرم کی سزا بھگتنی ہوگی، اس کے بعد ہی وہ اپنے ایمان کی بدولت جنت میں داخل ہوسکے گا۔

مذکورہ بالا احادیث کریمہ سے پتہ چلا کہ چغلی کھانا کتنا بڑا گناہ، مزید یہ کہ: اللہ تبارک وتعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بھی ہے۔قرآن وحدیث کے ان واضح ہدایات کے باوجود اگر ہم اپنے گریبان میں نہ جھانکیں، اپنا جائزہ لے کر اپنی اصلاح نہ کریں، تو کسی کا کیا جائیگا، اپنے ہاتھوں سے خود ہم اپنا نقصان

کرنے والے ہوں گے، اپنی آخرت برباد کرنے والے ہونگے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے متعلق جو اس کی نافرمانی کا ارتکاب کرکے اپنی اخروی زندگی چوپٹ کر لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے متعلق دردناک عذاب دینے کا ذکر فرمایا ہے۔

اس لئے ہمیں ہوش کے ناخن لینا چاہئے، اپنا محاسبہ کرنا چاہئے، اگر ہم اس گناہ سے محفوظ ہیں، تو ہم خدا کا شکر بجالائیں، اور اگر ہم اس گناہ میں ملوث ہیں، تو خدارا جلد اس کو دور کرنے کی تدبیر کریں، توبہ واستغفار کریں، اللہ کے واسطے دوسروں پر نظر ڈالنے کے بجائے پہلے اپنا جائزہ لیں۔

بارگاہ رب العزت میں عجزوانکساری کے ساتھ دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ ہم سبھی مسلمانوں کو غیبت وچغلی اور اس طرح کی سبھی برائیوں سے محفوظ ومامون فرمائے، اور ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین

☆☆☆

باب ہفتم: غصّہ و تکبر

اللہ رب العزت نے انسان کو پیدا فرما کر اس میں خیر و شر کے جذبات بھی پیدا فرمائے۔ تا کہ اس بات کی آزمائش کی جائے کہ انسان اپنے کون سے جذبے کو استعمال میں لاتا ہے اور ان پر کتنا قابو پاتا ہے۔

ان جذبات میں ایک اہم "جذبہ" غصّہ و تکبر ہے۔ غصہ ایک نفسیاتی کیفیت کا نام ہے، یہ انسانی فطرت کا حصہ ہے، اس وجہ سے ہر شخص کے اندر اس فطرت کا وجود ہے اور مشاہدہ میں بھی آتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ غصہ امیروں کی دولت ہے، اور فقیر و مسکین کو کبھی غصہ نہیں آتا۔ یہ ہر انسان کی صفت ہے۔ بچپن سے لے کر بڑھاپے تک اس کا ظہور ہوتا ہے، جو اس بات کی ناقابل تردید علامت ہے کہ غصہ انسانی فطرت و طبیعت کا جزء لاینفک حصہ ہے۔

اور رہی بات تکبر کی: تو تکبر ایک ایسی انسانی حالت کا نام ہے جس میں انسان خود کو دوسروں سے فوقیت اور فضیلت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ غرور و تکبر کو ناپسند فرماتا ہے، تکبر کا گناہ سب سے پہلے شیطان نے کیا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں اور ابلیس کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم صادر فرمایا، تو شیطان نے یہ کہ کر سجدہ کرنے سے انکار کر دیا، کہ حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنایا گیا ہے اور میں آگ سے بنا ہوں۔

تو اللہ تعالیٰ نے شیطان کے اس تکبر کو سخت ناپسند فرمایا، اور شیطان کو قیامت تک مہلت دے کر اپنی بارگاہ سے نکال دیا۔ اس دنیا میں لوگ اپنی طاقت، دولت اور عہدے کے نشے میں اپنے اندر اس قدر غرور اور تکبر پیدا کر لیتے ہیں کہ خود کو خدا سمجھنے لگتے ہیں۔ دنیا میں اس کی مثالیں نمرود، شداد اور فرعون کی ہیں۔ جو اپنی طاقت اور دولت کی وجہ سے اس قدر تکبر میں مبتلا ہو گیا کہ خود کو خدا کہلوانے لگے، اور وہ لوگوں پر اپنے تکبر کی وجہ سے ظلم کے پہاڑ توڑتے تھے۔ لیکن اللہ تبارک

وتعالیٰ نے ان کے نام ونشان کو دنیا سے مٹادیا، اور انہیں دنیا کے لوگوں کے لیے عبرت بنادیا۔ بڑائی صرف اللہ کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں عاجزی کو پسند فرماتا ہے، وہ انسان میں تکبر جیسے کبیرہ گناہ کی بالکل اجازت نہیں دیتا۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو ذراسی دولت، طاقت اور عہدے حاصل کرلیتے ہیں تو ان میں تکبر جیسا کبیرہ گناہ پیدا ہوجاتا ہے۔ اور وہ دوسرے لوگوں کو کم تر اور اپنے سے حقیر سمجھنا شروع کردیتے ہیں۔ اور عاجزی چھوڑ دیتے ہیں، ان کے، چال ڈھال، رہن سہن میں تکبر نمایاں آنا شروع ہوجاتا ہے اور وہ اپنی طاقت، دولت اور عہدے کو استعمال کرتے ہوئے کمزوروں کو ظلم وستم کا نسانہ بناتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ غصہ و تکبر کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ''والذین یجتنبون کبٰئر الاثم والفواحش واذا ماغضبوا هم یغفرون۔'' (سورۂ شوریٰ، پارہ ۲۵، آیت ۳۷) ترجمہ: اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب غصہ آئے معاف کردیتے ہیں (کنزالایمان) اور ایک دوسرے مقام میں خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے: '' الذین ینفقون فی السرآءِ والضرآءِ والکٰظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین'' (سورۂ آل عمران، پارہ ۴، آیت ۱۳۴) ترجمہ۔ وہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی میں اور رنج میں اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں (کنزالایمان) اللہ رب العزت ایک تیسرے مقام میں تکبر کے متعلق ارشاد فرماتا ہے '' لا جرم ان اللہ یعلم مایسرون ومایعلنون انه لایحب المستکبرین ''(سورۂ نحل، پارہ ۱۴، آیت ۲۳) ترجمہ۔ فی الحقیقت اللہ جانتا ہے جو چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہیں بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا (کنزالایمان) اور ایک چوتھے مقام میں ارشاد ربانی ہے: '' ولاتمش فی الارض مرحاانک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا ''(سورۂ بنی اسرائیل، پارہ ۱۵، آیت ۳۷) ترجمہ: اور زمین میں اتراتا نہ چل بے شک تو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا (کنزالایمان) اور ایک پانچویں جگہ میں خداوندے قدوس ارشاد فرماتا ہے:

'' فادخلوا ابواب جهنم خٰلدین فیها فلبئس مثوی المتکبرین (سورۂ نحل ، پارہ ۱۴، آیت: ۲۹) ترجمہ: اب جہنم کے دروازوں میں جائو کہ ہمیشہ اس میں رہو تو کیا ہی برا ٹھکانا مغروروں کا (کنزالایمان)

مذکورہ بالا آیتوں میں سے کچھ آیات میں غصہ کی برائی بیان کرتے ہوئے ایک جگہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے کی یہ صفت واضح کی گئی ہے۔ کہ وہ غصے کو پی جاتے ہیں ––، اور عفو ودر گزر سے کام لیتے ہیں۔ جو انسان رب تعالیٰ کی محبوبیت کا رتبہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ اپنے غصے کو ضبط میں رکھے، اور دوسرے انسانوں کے ساتھ بھائی چارگی اور عفوو در گزر سے کام لے۔

اسی طرح دوسری آیتوں میں غرور و تکبر کی مذمت بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا۔ کہ: متکبرین کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا ہے، اور ان کا ٹھکانہ

جہنم ہے۔ تو جو انسان یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اپنا ٹھکانہ جہنم بنانے سے بچے۔ اس کے لے ضروری ہے کہ غرور و تکبر کا خیال اس کے حاشیہ ذہن میں بھی نہ آئے۔ غصہ و تکبر کے حوالے سے بڑے واضح انداز میں احادیث کریمہ بیان کئے گئے ہیں۔ جن میں سے چند احادیث کریمہ درج ذیل ہیں:

حدیث نمبر ۱ -عن ابی هریرةان رسول اللهﷺقال لیس الشدید بالصرعة انماالشدید الذی یملک نفسه عند الغضب-

(صحیح بخاری ، جلد ثانی ،ص: ۹۰۳)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہادر وہ نہیں جو پہلوان ہو، اور دوسرے کو پچھاڑ دے، بلکہ بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت خود کو قابو میں رکھے۔

حدیث نمبر ۲- عن ابی هریرة ان رجلا قال للنبی ﷺاوصنی قال لا تغضب فردّد مرارا قال لاتغضب-

(صحیح بخاری ،جلد ثانی ،ص: ۹۰۳)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرد نے نبی پاک ﷺ سے کہا: مجھے وصیت کیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا، اس نے کئی بار یہی کہا، آپ یہ فرماتے کہ تم غصہ نہ کرنا۔

حدیث نمبر ۳- عن ابی وائل القاص قال دخلناعلی عروۃ بن محمد السعدی فکلمه رجل فاغضبه فقام فتوضأفقال حدثنی ابی عن جدی عطیة قال قال رسول الله ﷺان الغضب من الشیطان وان الشیطان خلق من النار وانماتطفی النار بالماء فاذا غضب احدکم فلیتوضأ-

(سنن ابو دائود،ص :٦٦٠)

ترجمہ: حضرت ابووائل قاص کہتے ہیں کہ ہم عروہ بن محمد بن سعدی کے پاس داخل ہوئے ، ان سے ایک شخص نے گفتگو کی تو انہیں غصہ کردیا، وہ کھڑے ہوئے اور وضوء کیا، پھر لوٹے اور وہ وضوء کئے ہوئے تھے ،اور بولے: میرے والد نے مجھ سے بیان کیا، وہ میرے دادا عطیہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: غصہ شیطان کے سبب ہوتا ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے ،اورآگ پانی سے بجھائی جاتی ہے، لہذا تم میں سے کسی کو جب غصہ آئے تو وضوء کرلے۔

حدیث نمبر ٤- عن عبدالرحمٰن بن ابی بکرۃ قال کتب ابی الی عبیدالله بن ابی بکرۃوهوقاضٍ ان لاتحکم بین اثنین وانت غضبان فانی سمعت رسول الله ﷺیقول لایحکم الحاکم بین اثنین وهوغضبان-

(جامع ترمذی ،جلد اول ،ص :٢٤٨)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ کہتے ہیں کہ میرے باپ نے عبید اللہ بن ابی بکرہ کو جو قاضی تھے خط لکھا کہ تم غصہ کی حالت میں فریقین کے بارے میں فیصلے نہ کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے:” حاکم غصہ کی حالت میں فریقین کے درمیان فیصلے نہ کرے۔

وضاحت: اس لیے کہ غصے کی حالت میں فریقین کے بیانات پر صحیح طور سے غور وفکر نہیں کیا جاسکتا، اسی پر قیاس کرتے ہوئے ہر اس حالت میں جو فکر انسانی میں تشویش کا سبب ہو فیصلہ کرنا مناسب نہیں، اس لیے کہ ذہنی تشویش کی حالت میں صحیح فیصلہ تک پہنچنا مشکل ہوتا ہے۔

حدیث نمبر ۵- عن ابی ذر قال ان رسول الله ﷺ قال لنا اذا غضب احد کم وهو قا ئم فليجلس فان ذهب عنه الغضب والا فليضطجع-

(سنن ابو دائود، ص :٦٥٩)

ترجمہ: حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور کھڑا ہو تو چاہیے کہ بیٹھ جائے۔ اب اگر اس کا غصہ دفع ہو جائے (تو بہتر ہے) ورنہ پھر لیٹ جائے۔

حديث٦- عن حارثة بن وهب قال قال رسول الله ﷺ الااخبركم باهل الجنة كل ضعيف متضعف لواقسم على الله لا بره آلااخبركم باهل النار كل عتل جواظ مستكبر-

(مشکوٰۃ شریف، ص:٤٣٣)

حضرت حارثہ بن وھب سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشا فرمایا: کیا میں تم کو اہل جنت کے متعلق خبر نہ دوں؟ ہر ضعیف جس کو لوگ حقیر جانیں اگر اللہ پر قسم کھائے اللہ تعالیٰ اس کو سچا کر دے۔ کیا میں تم کو اہل دوزخ کے متعلق خبر نہ دوں؟ ہر اجڈ (سرکش، مغرور) موٹا حرام خور گھمنڈ رکھنے والا۔

حديث ٧- عن عبد الله بن مسعود عن النبى ﷺ قال لا يد خل الجنة من كا ن فى قلبه مثقال ذرة من كبر فقال ر جل ان الر جل يحب ان يكون ثوبه حسنا و نعله حسنا قال ان الله تعالىٰ جميل يحب الجمال الكبر بطر الحق و غمط الناس-

(صحیح مسلم ، جلداول، ص:٦٥)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ

شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا جس کے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر ہو گا، ایک آدمی نے عر ض کیا کہ: ایک شخص کو یہ بات پسند ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اور جوتا اچھا ہو (تو کیا یہ بھی تکبر ہے) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خود بھی صاحب جمال ہے اور جمال کو پسند کو فرماتا ہے، تکبر تو حق با ت کو رد کر دینے اور لوگو کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔

حدیث ۸- عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ لا ید خل النار احد فی قلبه مثقال حبۃ خردل من ایما ن ولا ید خل الجنة احد فی قلبه مثقال حبة خردل من کبریاء-

(صحیح مسلم ،جلد اول ،ص:٦٥)

حضرت عبد اللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو گا، جہنم میں نہیں جائے گا، اور جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی کبر اور بڑائی ہو گی وہ جنت میں نہیں داخل ہو گا۔

حدیث ۹- عن ابی هریر ۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ثلثة لا یکلمهم اللہ یوم القیمة ولا یزکیهم وفی روایة ولا ینظر الیهم ولهم عذاب الیم شیخ زان و ملک کذاب وعآئل مستکبر-

(مشکوٰۃ شریف ،ص:٤٣٣)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ہیں اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا نہ ان کو پاک کرے گا ایک روایت میں ہے نہ ان کی طرف دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور مفلس متکبر (یعنی غریب تکبر کرنے والا آدمی)

حدیث ۱۰ -عن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ یقول اللہ تعالیٰ الکبر یا ء ردائی والعظمة ازار ی فمن نازعنی وا حد امنهما ادخلته النار و فی

روایة قذفتة فی النار -

(مشکاۃ شریف، ص:۴۳۳)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے رویت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میرا تہبند ہے جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک سلسلے میں بھی جھگڑے گا میں اس کو آگ میں داخل کر دوں گا ایک روایت میں ہے اس کو آگ میں پھینک دوں گا۔

غصہ کا علاج: انسان کو یہ بات ذہن میں مستحضر رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو ہم پر زیادہ قدرت ہے اور ہم اس کی نافرمانی بھی کرتے ہیں، اور وہ بھی اگر ہمارے ساتھ یہی معاملہ کرے (جو ہم غصہ کے وقت کرتے ہیں) تو کیا ہوگا اور یہ بات بھی ذہن میں رکھیں، کہ ارادہ خداوندی کے بغیر کچھ واقع نہیں ہوتا، تو ہم کیا چیز ہیں کہ مشیت الٰہی سے مزاحمت کرے یہ غصہ کا بہترین علاج ہے اور تکبر و خود پسندی کا علاج یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو ہمیشہ یاد کریں، اس کے مقابلے میں اپنے کمالات کو ہیچ پائیں گے اور جس شخص سے آپ تکبر کا معاملہ کرتے ہیں اور جسے دیکھ کر آپ کے دل میں کبر کا خیال پیدا ہوتا ہو اس کے ساتھ تواضع و تعظیم کے ساتھ پیش آئیں، یہاں تک کہ اس کے خوگر ہو جائیں اور اس کے ساتھ ساتھ اتباع سنت کو ہر چیز میں ملحوظ رکھیں، نیز توبہ و استغفار کی کثرت کریں بلکہ بہتر ہے کہ کسی متبع شریعت شیخ سے اپنا اصلاحی تعلق بھی قائم کریں، اور ان سے احوال بتلا کر ان کمیوں کا علاج کرائیں۔

المختصر جملہ احادیث کریمہ سے پتا چلا کہ غصہ و تکبر کرنا کتنی بری چیز ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے غصہ و تکبر کرنے والوں کے لیے دردناک عذاب کا اعلان کیا ہے، اور رسول اللہ ﷺ اس کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر کسی کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر کبر ہو تو جنت میں نہیں جائے گا۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم ان چیزوں سے گریز کریں، اور ہر ایک کے ساتھ نر

می اور حسن اخلاق کے ساتھ پیش آئے اور ایک دوسرے پر فخر نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ان تمام باتوں سے دور رہنے کی توفیق بخشے اور نیک اعمال کرنے کی توفیق رفیق عطاء فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین۔

☆☆☆

باب ہشتم: قطع رحمی

اسلام الہامی ادیان میں آخری اور کامل دین ہے۔ جو اخروی نجات کا ضامن ہونے کے سا تھ معاشرتی دستور العمل بھی ہے۔ اسلام کا مقصود انسانوں کے باہمی رحم و کرم اور عطف و مہربانی پر مبنی معاشرے کی تعمیر ہے، اسلامی معاشرے کی بنیادی اکائی خاندان ہے اسلام نے خاندان کی جڑیں مضبوط کرنے اور اس کی عمارت کو پائدار بنانے کے جو اصول و ضوابط متعیّن کیے ہیں، ان میں سے ایک صلہ رحمی ہے۔ صلہ رحمی سے مراد ہے رشتوں کو جوڑنا، رشتے داروں اور اعزاء واقربا کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کرنا۔ علمائے امت کا اتفاق ہے کہ صلہ رحمی واجب اور قطع رحمی حرام ہے۔ احادیث میں بغیر کسی قید کے رشتیداروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور ان سے تعلق جوڑے رکھنے کا حکم آیا ہے۔

صلہ رحمی اتنی اہم معاشرتی قدر ہے کہ تمام شریعتوں میں اس کا مستقل حکم رہا ہے، اور تمام امتو ل پر یہ واجب ٹھہرائی گئی ہے۔ قطع رحمی صلہ رحمی کی ضد ہے جس کا معنٰی ہے: رشتے ناتے توڑنا، با ہمی تعلق و محبت ختم کرلینا اور رشتہ داری کا پاس ولحاظ نہ رکھنا۔ قطع رحمی ایسا ناپسندیدہ وقبیح فعل ہے، جیسے تقریبا تمام معاشروں میں برا سمجھا جاتا ہے۔ یہ ایسا فعل شنیع ہے جس کی سزا انسان کو دنیا میں بھی ملتی ہے اور آخرت میں بھی ملے گی۔ قطع رحمی کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ ہے، اور اس کا ارتکا ب کرنے والے کو تباہی وبربادی اور رحمت خداوندی سے دوری کی وعید سنادی گئی ہے۔ قرآن مجید میں کئی مقامات پر صلہ رحمی کرنے اور قطع رحمی سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: واتقوا اللہ الذی تسآء لو ن به والارحام ان اللہ کا ن علیکم رقیبا۔ (سورہ نساء، پارہ ۴، آیت ۱) ترجمہ: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔ (کنزالایمان)

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر قطع رحمی کرنے والے کے بارے میں فرمایا: ''فھل عسیتم ان تو لیتم ان تفسد و ا فی الا رض و تقطعوا ارحا مکم اولٓئک الذین لعنھم اللہ فا صمھم واعمی ابصا رھم۔'' (سورۂ محمد، پارہ ۲۶، آیت: ۲۲۔ ۲۳) ترجمہ: توکیا تمہارے یہ لچھن (انداز) نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں حق سے بہرا کر دیا اور انکی آنکھیں پھوڑ دیں۔ (کنزالایمان)

مذکورہ بالا دونوں آیات بینات میں اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ خالق کائنات نے جہاں رشتوں کا لحاظ رکھنے کا حکم دیا، وہیں مرتکب گناہ قطع رحمی کو ملعون بھی قرار دیا۔ لہٰذا ایک مسلمان کو ہمیشہ رشتے ناتے جوڑنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جس طرح قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے قطع رحمی کی مذمت بیان فرمائی ہے۔ اسی طرح احادیث طیبہ میں بھی اس کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق چند اقوال رسول ﷺ ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۱-عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ ﷺما من ذنب اجدر ان یعجل اللہ تعالیٰ لصاحبه العقوبة فی الدنیا مع ما یدخوله فی الاٰخرۃ مثل البغی و قطیعه الرحم-

(سنن ابو دائود ،ص :٦٧٢)

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ روایت کرتے ہیں:-نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی گناہ اس لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے کرنے والے کو جلدی سزا دے دے، نیز آخرت میں بھی اس کے لے سزا تیار رکھے، جو گناہ، سرکشی کرنے اور قطع رحمی کرنے کی مانند ہو۔

حدیث نمبر ۲- عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ خلق الخلق حتیٰ اذا فرغ منم قامت الرحم فقالت ھذا مقام العائذ من القطیعة قال نعم اما ترضین ان اصل من وصلک و اقطع من قطعک قالت بلیٰ قال فذاک لک ثم قال رسول اللہ ﷺاقرأ وا ان شئتم فھل عسیتم ان تو لیتم

ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولٓئک الذین لعنهم الله فاصمهم و اعمیٰ ابصارهم افلا یتد برون القرآن ام علیٰ قلوب اقفالها-
(صحیح مسلم ، جلد ثانی ،ص: ۳۱۵)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جب تمام مخلوق کی تخلیق فرمائی اور اس سے فارغ ہوئے تو رشتے ناطہ کھڑا ہوا اور کہا یہ مقام قطع رحمی کرنے (رشتے توڑنے) سے بچنے اور پناہ مانگنے والے کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ہاں! کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ جو تجھے جوڑے میں اسے جوڑ دوں اور جو تجھے کاٹے میں اسے کاٹوں؟ اس نے کہا: کیوں نہیں (میں اس پر خوش ہوں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ تیرا ہی مقام ہے۔ بعدازاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ سکتے ہو: اللہ تعالیٰ منافقوں کو خطاب کرکے فرماتا ہے: ”پس اگر تم کو حکومت مل جائے تو امکان ہے کہ تم زمین میں فساد مچاؤ اور رشتے ناطے توڑ ڈالو یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی، پس ان کو بہرا کردیا اور ان کی نگاہوں کو اندھا۔ سو کیا یہ لوگ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں“۔

حدیث نمبر ۳-عن ابن شهاب ان محمد بن جبیر بن مطعم قال ان جبیر بن مطعم اخبره انه سمع النبی ﷺ یقول لا یدخل الجنة قاطع-
(صحیح بخاری ،جلد ثانی ،ص: ۸۸۵)

ترجمہ: حضرت ابن شہاب سے مروی ہے کہ محمد بن جبیر بن مطعم نے کہا: کہ بے شک جبیر بن مطعم نے ان کو خبر دی، کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ جو رحم کو قطع کرنے والا ہو، وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر ٤-عن ابی سلمة قال اشتکیٰ ابو الدرداء فعاده عبدالرحمٰن بن عوف فقال خیرهم و اوصلهم ماعلمت ابا محمد فقال عبدالرحمٰن سمعت رسول الله ﷺ یقول قال الله تبارک وتعالیٰ اناالله واناالرحمٰن

خلقت الرحم وشققت لها من اسمی فمن وصلهاوصلته ومن قطعهابتتّه-
(جامع ترمذی ،جلد ثانی ،ص: ۱۲)

ترجمہ: حضرت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ ابو درداء بیمار ہوئے، تو عبدالرحمٰن بن عوف ان کی عیادت کو آئے۔ حضرت ابو درداء نے فرمایا: میرے علم کے مطابق ابو محمد عبدالرحمٰن سب سے اچھے اور سب سے زیادہ صلہ رحم ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن نے فرمایا: کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ میں رحمن ہوں میں نے رحمت کو پیدا کیا، اور اس کا نام اپنے نام سے مشتق کیا۔ پس جو اسے ملائے گا میں اسے ملائے رکھوں گا، اور جو اس کو قطع کرے گا اس سے قطع تعلق کروں گا۔

حدیث نمبر ۵-عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺالرحم معلقة بالعرش تقول من وصلنی وصله الله ومن قطعنی قطعه الله-
(صحیح مسلم ،جلدثانی ،ص: ۳۱۵)

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہافرماتی ہیں ،کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”رحم (قرابت داری) عرش الٰہی سے لٹکا ہوا ہے اور کہتا ہے: جو مجھے جوڑے اللہ اسے جوڑے، اور جو مجھے توڑے اللہ اسے توڑے“۔

حدیث نمبر ٦ -عن الزهری ا ن محمد بن جبیر بن مطعم اخبره ان اباه اخبره ان رسول الله ﷺقال لایدخل الجنة قاطع رحم -
(صحیح مسلم ، جلد ثانی ،ص: ۳۱۵)

ترجمہ: حضرت زہری سے روایت ہیں کہ محمد بن جبیر بن مطعم نے ان کو خبر دی، بے شک ان کے والد بزرگوار نے ان کو خبر دی، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر ۷ -عن انس بن مالک ان رسول الله ﷺقال من احب ان یبسط له فی رزقه وینسأله فی اثره فلیصل رحمه.
(صحیح مسلم ، جلد ثانی ،ص ۳۱۵)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کو یہ بات محبوب ہو کہ اس کے رزق میں کشادگی کردی جائے، اور اس کے مرنے کے بعد اس کو یاد رکھا جائے، تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنی رشتہ داری کو جوڑے (یعنی قطع رحمی نہ کرے)

حدیث نمبر ۸-عن انس ان النبی ﷺقال لاتحاسدوا ولا تباغضوا ولاتقاطعوا وکونوا عباداللہ اخوانا-

(صحیح مسلم ، جلد ثانی ،ص:٣١٦)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ آپس میں حسد نہ کرو، نہ ہی بغض رکھو، اور نہ ہی آپس میں قطع تعلق کرو اور سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن جائو۔

حدیث نمبر ۹-عن ابی ایوب الانصاری ان رسول اللہﷺقال لایحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلاث لیال یلتقیان فیعرض ھذا و یعرض ھذا و خیرھماالذی یبدأبالسلام -

(صحیح مسلم ، جلد ثانی ،ص:٣١٦)

ترجمہ: حضرت ابو ایوب الانصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ اس طرح سے کہ دونوں کا آمنا سامنا ہو تو یہ ادھر کو رخ کرے اور وہ ادھر کو رخ کرلے۔ اور ان دونوں میں بہتر شخص وہ ہے جو سلام میں پہل کرے"۔

حدیث نمبر ۱۰-عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺلایحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلاث فمن ھجر فوق ثلاث فمات دخل النار -

(سنن ابو دائود،ص :٦٧٣)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کسی مسلمان

کے لیے درست نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے، لہذا جو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے پھر وہ (بغیر توبہ کے اسی حال میں) مرجائے تو وہ جہنم میں داخل ہوگا"۔

حدیث نمبر ۱۱-عن ابی خراش السلمیّ انه سمع رسول الله ﷺیقول من هجراخاه سنةً فهو کسفک دمه-

(سنن ابو دائود،ص: ٦٧٣)

ترجمہ: حضرت ابوخراش سلمی کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا: "جس نے اپنے بھائی سے ایک سال تک قطع تعلق رکھا، تو یہ اس کے خون بہانے کی طرح ہے"

مذکورہ بالا احادیث کریمہ سے پتا چلا کہ قطع رحمی ایسا ایمان کش مرض ہے، جو انسان کی انفرادی واجتماعی زندگی پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔ جس سے نہ صرف فرد بلکہ پورا معاشرہ بگاڑ اور فساد کا شکار ہوجاتا ہے۔ معاشرے میں اخوت و بھائی چارہ ختم ہوجاتا ہے، جس کی وجہ سے دلوں میں نفاق وبغض اور ایک دوسرے کے لیے نفرتیں پیدا ہوتی ہیں۔ قطع رحمی کی وجہ سے ادب واحترام ختم ہوجاتا ہے جو فساد کی وجہ سے بنتا ہے: مزید یہ کہ جہاں قطع رحمی کی جاتی ہے رحمت خداوندی اس معاشرے سے اٹھالی جاتی ہے۔ قطع رحمی اللہ عزوجل اور حضور خاتم المرسلین ﷺ کے غضب و ناراضگی کا سبب ہے۔ اس لیے ہم پر ضروری ہے کہ قطع رحمی سے بچیں اور صلہ رحمی کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کی توفیقِ رفیق عطا فرمائے اور قطع رحمی سے دور رہنے کی توفیق بخشے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

☆☆☆

باب نہم: بغض وحسد

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسانی طبائع کو جہاں گوناگوں صفات عالیہ سے نوازا ہے، وہاں اس میں کچھ کوتاہیاں بھی رکھ دی ہے، جو اس کے بشر ہونے پر دلیل ہیں۔ خوش قسمتی کی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ان خامیوں کے ادراک کی صلاحیت بھی بخشی ہے، اور دور کرنے کا سلیقہ بھی عطا کیا ہے۔ انسانی شعور ان کو محسوس کر سکتا ہے، اور اسباب و علل کو تلاش کر کے علاج بھی کر سکتا ہے ۔ یہ خامیاں جسمانی، روحانی قسم کی ہیں جو نفسیات و اخلاق سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان میں سے کچھ وقت گزرنے کے ساتھ ختم ہو جاتی ہیں، کچھ کو بدلنا انسان کے اختیار میں نہیں، کچھ پر کم وقت اور کم محنت صرف ہوتی ہے، اور کچھ اخلاقی بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جو خود بخود ختم نہیں ہوتے، بلکہ باقاعدہ محنت کر کے ہی ان کی بیخ کنی کی جا سکتی ہے۔ یہ مشقت طلب بھی ہے اور صبر آزما بھی، انہیں میں سے بغض وحسد بھی ہے۔

(۱) بغض کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں کسی کو بوجھ جانے، اس سے غیر شرعی دشمنی و بغض رکھے، نفرت کرے اور یہ کیفیت ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے۔

(۲) حسد کا مطلب یہ ہے کہ کسی دوسرے کی خوش حالی پر جلنا اور تمنا کرنا کہ اس کی نعمت اور خوش حالی دور ہو کر اسے مل جائے۔

اللہ تعالیٰ بغض وحسد کی مذمت کرتے ہوئے قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے ''انما یرید الشیطٰن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضآء فی الخمر والمیسر و یصدکم عن ذکر اللہ و عن الصلوٰۃ فھل انتم منتھون ''(سورۂ مائدہ، پارہ ۷، آیت: ۹۱)

ترجمہ: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے (یعنی تمہارے درمیان دشمنی اور بغض و کینہ ڈال دے) شراب اور جوئے میں (کے ذریعے) اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم

بازآئے(کنزالایمان)اور ایک دوسرے مقام میں خداوند قدوس ارشاد فرماتا ہے'' **و من شر حاسد اذا حسد** '' (سورۂ ناس، پارہ ۳۰،آیت ۵)ترجمہ ۔(میں پناہ چاہتا ہوں)اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے (کنزالایمان)

عمومی طور پر ہر حاسد سے پناہ کے لیے یہ آیت مبارکہ کافی ہے۔ حسد بدترین صفت ہے اور یہی سب سے پہلا گنا ہے جو آسمان میں

ابلیس سے سرزد ہوا اور زمین میں قابیل سے ۔اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ بغض اور حسد بدترین جرائم ہیں کہ عام شروں کے بعد ان کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا(صراط الجنان فی تفسیر القرآن)

مذکورہ بالا دونوں آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ کسی شخص سے بغض و حسد رکھنا، اللہ تعالیٰ کے عبادت میں رکاوٹ اور اس کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے ۔بغض و حسد کی مذمت میں نبی کریم ﷺ سے مختلف احادیث کریمہ مروی ہیں جن میں سے چند احادیث کریمہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

حدیث نمبر ۱- عن انس بن مالک ان رسول الله ﷺقال لا تباغضوا ولاتحاسدوا ولا تدابروا وکونو ا عبادالله اخواناولا يحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلاثة ايام-

(صحيح بخاری ،جلد ثانی ،ص: ٨٩٤)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپس میں بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، پیٹھ پیچھے کسی کی برائی نہ کرو، بلکہ اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو، اور کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ ایک بھائی کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ سلام کلام چھوڑ کر رہے۔

حدیث نمبر ۲- عن ابی هريرة عن النبی ﷺ قال اياكم والظن فان الظن اكذب الحديث ولاتحسسو ولاتجسسوا ولاتحاسدوا ولاتباغضوا ولا تدابروا وكونوا عبادالله اخوانا-

(صحیح بخاری ،جلد ثانی ،ص :۸۹٤)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بدگمانی سے بچتے رہو کیوں کہ بدگمانی کی باتیں اکثر جھوٹی ہوتی ہیں، لوگوں کے عیوب تلاش کرنے کے پیچھے نہ پڑو، آپس میں حسد نہ کرو، کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو، بغض نہ رکھو، بلکہ سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو“۔

حدیث نمبر ۳- عن ابی ھریرۃان النبی ﷺقال ایاکم والحسد فان الحسد یأکل الحسنات کماتأکل النار الحطب-

(سنن ابو دائود،ص: ٦٧٢)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا:”حسد سے بچو، کیوں کہ حسد نیکیوں کو یوں کھاجاتا ہے، جس طرح آگ لکڑی کو کھاجاتی ہے۔

حدیث نمبر ٤- عن سالم عن ابیه قال قال رسول اللہ ﷺلا حسد الا فی اثنتین رجل اتاہ اللہ مالا فھو ینفق منه آناء اللیل وآناء النھار و رجل اتاہ اللہ القرآن فھو یقوم به آناء اللیل وآناء النھار-

(جامع ترمذی ،جلد ثانی ،ص: ١٥)

ترجمہ: حضرت سالم اپنے والد بزرگوار سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسد صرف دو آدمیوں پر جائز ہے۔ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطافرمایاوہ رات اور دن اس میں سے راہ خداوندی میں خرچ کرتا ہے۔دوسراوہ شخص جس کواللہ تعالیٰ نے قرآن (کاعلم) دیاوہ اس کے ساتھ رات اور دن نمازوں میں قیام کرتا ہے۔

حدیث نمبر ۵ -عن الزبیر قال قال رسول اللہﷺدب الیکم داء الامم قبلکم الحسد والبغضآء ھی الحالقة لااقول تحلق الرأس لکن تحلق الدین-

(جامع ترمذی ،جلد ثانی ،ص:٧٧)

ترجمہ: حضرت زبیر نے کہاکہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: کہ اگلی امتوں کی بیماری تمہاری طرف بھی آگئی: وہ بیماری حسد و بغض ہے ،جو مونڈنے والی ہے ۔میرا یہ

مطلب نہیں کہ وہ بال مونڈتی ہے بلکہ وہ دین کو مونڈتی ہے۔

حدیث نمبر ٦ -عن جابر قال قال رسول الله ﷺان الشیطان قدایس ان یعبده المصلون و لکن فی التحریش بینهم-

(جامع ترمذی ،جلد ثانی ،ص:۱۵)

ترجمہ: حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان اس بات سے مایوس ہوچکا ہے، کہ نمازی اس کی پوجا کریں۔ لیکن وہ انہیں لڑنے پر اکساتا ہے۔

حدیث نمبر ۷-عن ابی هریرة ان النبی ﷺقال ایاکم وسوء ذات البین فانها الحالقة-

(جامع ترمذی ،جلد ثانی ،ص:۷۷)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپسی پھوٹ اور بغض وعداوت کی برائی سے اجتناب کرو، کیوں کہ یہ (دین کو) مونڈنے والی ہے۔

وضاحت : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپسی بغض وحسد اور انتشار وافتراق سے اجتناب کرنا چاہئے، کیوں کہ اس سے نہ یہ کہ صرف دنیا تباہ ہوتی ہے بلکہ دین بھی ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔

حدیث نمبر ۸ -عن ابی هریرة عن النبی ﷺقال لاتباغضوا ولاتدابروا ولاتنافسوا وکونوا عبادالله اخوانا-

(صحیح مسلم ،جلد ثانی ،ص: ٣١٦)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ آپس میں بغض کیا کرو، نہ دشمنیاں کیا کرو، نہ ہی (دنیاوی چیزوں میں) آپس میں فساد مچاؤ، اور ہوجاؤ سب اللہ کے بندے بھائی بھائی۔

حدیث نمبر ۹-عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺیعرض اعمال الناس فی کل جمعة مرتین یوم الاثنین و یوم الخمیس فیغفرلکل عبد مؤمن الاعبدا بینه و بین اخیه شهناء فیقال ا ترکوا هذین حتیٰ یفیئا-

(مسلم شریف)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: کہ بندوں کے اعمال ہر ہفتہ دو مرتبہ پیش کیے جاتے ہیں۔ پیر اور جمعرات کو۔ پس ہر بندہ کی مغفرت ہوتی ہے سوا اس بندہ کے جو اپنے کسی مسلمان بھائی سے بغض و کینہ رکھتا ہے۔ اس کے متعلق حکم دیا جاتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑے رہو (یعنی فرشتے ان کے گناہوں کو نہ مٹائیں) یہاں تک کہ وہ آپس کی عداوت سے باز آجائیں۔

حدیث نمبر ۱۰ - عن ابی هريرة ان رسول الله ﷺقال لاتهجروا ولاتدابروا ولاتحسسوا ولايبع بعضكم علىٰ بيع بعض وكونوا عباداللہ اخوانا-

(صحيح مسلم ،جلد ثاني ،ص: ۳۱٦)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ آپس میں ایک دوسرے کو چھوڑے رکھو، نہ دشمنیاں کرو، نہ ایک دوسرے کی باتوں پر کان لگاؤ ،نہ ہی تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع کرے ،اور سب اللہ کے بندے بھائی ہوجاؤ۔

مذکورہ بالا احادیث کریمہ سے معلوم ہوا کہ بغض و حسد ایک ایسا مہلک مرض اور سنگین جرم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حاسد کی حسد سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے ،اور ہمیں بغض و حسد سے بچنے کی تاکید و تلقین کی ہے۔ یہ ایک ایسا گناہ ہے کہ کتاب و سنت میں متعدّد مقامات پر اس کی شدید مذمت وارد ہوئی ہے۔ ''امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حسد دنیا کا سب سے پہلا گناہ ہے''۔

بغض و حسد ایک ایسی خطرناک بیماری ہے کہ جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہوتا ہے وہ بلا شبہ معاشرے میں بغض و عداوت ، نفرت ،اختلافات و فسادات ،اور رنجشیں و دوریاں پیدا کرنے میں ایک گھناؤنا کردار ادا کرتا ہے، لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ بغض و حسد کرنے والا

کبھی ظفریاب نہیں ہوتا، بلکہ وہ بغض و حسد کی آگ میں جل کر خود کے لیے دینی و دنیاوی تباہیوں اور نقصانات کا سامان فراہم کرتا ہے ۔بغض و حسد یقینا بڑا گناہ ہے ،اس کے ان گنت

نقصانات ہیں اسی لئے مذہب مہذب الاسلام نے ہمیں بغض و حسد سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ایک بہترین معاشرے کی تشکیل کے لیے ضروری ہے کہ اپنے دلوں کو بغض و حسد سے پاک و صاف رکھیں، خود کو بغض و حسد کی تباہ کاریوں اور اس کے نقصانات سے بچائیں،اور اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائیں۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سبھوں کو ان تمام باتوں پر عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین

باب دہم: زناکاری

زناایک سنگین اور قبیح ترین گناہ ہے۔دین اسلام جہاں زنا سے منع کرتا ہے وہیں اسباب زنا کے قریب جانے سے بھی روکتا ہے ۔شرک کے بعد زنا کی نجاست وخباثت تمام معصیات سے بڑھ کر ہے۔کیوں کہ یہ گناہ ایسے ہیں جو دل کی قوت ووحدت کو پارہ پارہ کردیتے ہیں ۔یہی وجہ ہے کہ ان میں وارد ہونے والوں کی اکثریت مشرک ہوتی ہے ۔اور جب یہ نجاست دل کو فساد سے بھر دیتی ہے تو یقینا اللہ طیب وپاک ذات سے انسان دور ہی ہو گا۔دین اسلام اس بد کاری کی ہر شکل سے روکتا اور اس کی مذمت کرتا ہے ۔سراً ہو یا جہراً،ہمیشہ کا ہو یا ایک لحظہ کا،آزادی سے ہو یا غلامی کے ساتھ ،اپنوں سے ہو یا بیگانوں سے ،حتیٰ کہ اس کی طرف لے جانے والے اسباب المخادنہ والمصادقہ کی بھی نہیں اور نفی کردی گئی ہے ۔مردوں کے لیے بھی اور عورتوں کے لیے بھی۔اور قرب قیامت اسی بد کاری کے ارتکاب کی شدت وکثرت کی وجہ سے سماوی عذاب اور لاعلاج امراض مسلط کر دیئے جائیں گے ۔حتیٰ کہ اس جرم اور دیگر اس کے ہم جنس جرائم کی وجہ سے لوگ خنزیر اور بندر کی شکل والے بنا دیئے جائیں گے۔

موجودہ زمانے میں اگر ہم اپنے سماج ،معاشرے اور سوسائٹی کا جائزہ لیں، تو ہمیں معلوم ہو گا کہ آج کے دور میں جن برائیوں کا ارتکاب سر عام کیا جارہا ہے ان میں سر فہرست زنا کا نام آتا ہے۔ہم اگر مسلم سوسائٹی کی ہی بات کریں تو یہاں بھی زنا کا تناسب خطرناک حد تک بڑھا ہوا ہے ۔جب کہ اسلام نے سختی کے ساتھ زنا سے روکا ہے ، بلکہ اس کے لیے

دنیا ہی میں سزا کی تعین فرمادی ہے، جیسا کہ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ''ولاتقربوا الزنیٰ فانہ کان فاحشۃ و ساء سبیلا'' (سورۂ بنی اسرائیل، پارہ ۱۵، آیت: ۳۲) ترجمہ: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ (کنزالایمان)

اللہ تعالیٰ نے صرف زنا سے ہی منع نہیں کیا بلکہ زنا کے قریب بھٹکنے سے بھی روکا ہے۔ اور واضح الفاظ میں فرمایا کہ یہ بہت بری راہ ی ہے۔

اور ایک دوسرے مقام میں خداوند قدوس ارشاد فرماتا ہے ''الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحدمنھما مائۃ جلدۃ'' (سورۂ نور، پارہ ۱۸، آیت ۲) ترجمہ: جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگائو (کنزالایمان)

یہ خطاب حکام کو ہے کہ جس مرد یا عورت سے زنا سرزد ہو تو اس کی حد یہ کہ اسے سو کوڑے لگائو۔ اور اس آیت میں بیان کی گئی زنا کی حد آزاد، غیر محصن کی ہے (یعنی غیر شادی شدہ) کیوں کہ آزاد، محصن (یعنی شادی شدہ) کا حکم یہ ہے کہ اسے رجم کیا جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضرت ماعز کو بحکم نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رجم کیا گیا۔

محصن وہ آزاد مسلمان ہے جو مکلف ہو اور نکاح صحیح کے ساتھ خواہ ایک ہی مرتبہ اپنی بیوی سے صحبت کر چکا ہو۔ ایسے شخص سے زنا ثابت ہو تو اسے رجم کیا جائے گا اور اگر ان میں سے ایک بات بھی نہ ہو مثلاً آزاد نہ ہو، یا مسلمان نہ ہو، یا عاقل بالغ نہ ہو، یا اس نے کبھی اپنی بیوی کے ساتھ صحبت نہ کی ہو یا جس کے ساتھ صحبت کی ہو اس کے ساتھ نکاح فاسد ہوا ہو تو یہ سب غیر محصن میں داخل ہیں، اور زنا کرنے کی صورت میں ان سب کا حکم یہ ہے کہ انہیں سو کوڑے مارے جائیں (صراط الجنان فی تفسیر القرآن)

اور رب قدیر کا قرآن پاک میں یہ بھی فرمان ہے ''الزانی لاینکح الا زانیۃً او مشرکۃً والزانیۃ لا ینکحھآ الا زانٍ او مشرک و حرم ذٰلک علی

المؤمنین '' (سورۂ نور، پارہ ۱۸، آیت :۳) ترجمہ: بد کار مرد نکاح نہ کرے مگر بد کار عورت یا شرک والی سے اور بد کار عورت سے نکاح نہ کرے مگر بد کار مرد یا مشرک اور یہ کام ایمان والوں پر حرام ہے (کنزالایمان)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ زنا کرنے والا مرد بدکار عورت یا مشرکہ سے ہی نکاح کرنا پسند کرے گا اور بد کار عورت سے زانی یا مشرک ہی نکاح کرنا پسند کرے گا، کیوں کہ خبیث کا میلان خبیث کی ہی طرف ہوتا ہے، نیکوں کو خبیثوں کی طرف رغبت نہیں ہوتی۔ اس آیت کا معنی یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ فاسق و فاجر شخص نیک اور پارسا عورت سے نکاح کرنے کی رغبت نہیں رکھتا بلکہ وہ اپنے جیسی فاسقہ فاجرہ عورت سے نکاح کرنا پسند کرتا ہے، اسی طرح فاسقہ فاجرہ عورت نیک اور پارسا مرد سے نکاح کرنے کی رغبت نہیں رکھتی، بلکہ وہ اپنے جیسے فاسق و فاجر مرد سے ہی نکاح کرنا پسند کرتی ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بد عقیدہ اور بری عادات و کردار والے لوگوں کا ساتھی بننے اور انہیں اپنا ساتھی بنانے سے بچنا چاہئے، اور درست عقائد رکھنے والے نیک و پارسا لوگوں کا ساتھی بننا اور انہیں اپنا ساتھی بنانا چاہئے۔ کیوں کہ ایک طبیعت دوسری طبیعت سے اثر لیتی ہے، اور ایک دوسرے سے تعلقات اپنا اثر دکھاتے ہیں، اور بری عادات بہت جلد بندے میں سرایت کر جاتی ہیں۔ (صراط الجنان فی تفسیر القرآن)

ان آیات کریمہ سے پتہ چلا کہ زنا کتنا گھنونا فعل ہے اور اس کے مرتکبین کے لیے کتنی وعیدیں وارد ہوئی ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک زنا بہت ہی بڑا گناہ ہے۔

زنا کی مذمت احادیث کی روشنی میں

حدیث نمبر ۱ - عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ لا یزنی الزانی حین یزنی و هو مؤمن ولا یسرق حین یسرق وهو مؤمن ولا یشرب الخمر

حین یشربہا و ھو مؤمن والتوبۃ معروضۃ بعد.

(سنن ابو دائود ،ص :٦٤٤)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زنا کرنے والا زنا کرتے وقت مومن نہیں رہتا، چوری کرنے والا چوری کرتے وقت مومن نہیں رہتا، شراب پینے والا شراب پیتے وقت مومن نہیں رہتا۔ اور توبہ کی گنجائش اس کے بعد بھی باقی رہتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زانی اگر زنا کرتے ہوئے مرجائے تو کامل مؤمن کی حالت میں نہیں رہتا ہے۔

حدیث نمبر ۲ - عن ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ ﷺاذا زنا الرجل خرج منہ الایمان کان علیہ کالظلۃ فاذا انقلع رجع الیہ الایمان.

(سنن ابو دائود ،ص :٦٤٤)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل جاتا ہے، اور بادل کے ٹکڑے کی طرح اس پر موجود رہتا ہے۔ جب وہ شخص اس سے الگ ہوتا ہے تو ایمان اس کی طرف واپس آجاتا ہے۔

حدیث نمبر ۳-عن ابن عباس ان النبی ﷺقال لماعز بن مالک احق مابلغنی عنک قال مابلغک عنی قال بلغنی انک وقعت علی جاریۃ اٰل فلان قال نعم فشھد اربع شھادت فامربہ فرجم .

(جامع ترمذی ،جلد اول ،ص :٢٦٣)

ترجمہ: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ماعز بن مالک سے فرمایا: کیا وہ بات سچ ہے جو تمہارے متعلق مجھے پہونچی ہے؟ ماعز نے کہا میرے متعلق آپ کو کیا خبر ملی ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ تو نے فلاں شخص کی باندی سے زنا کیا ہے، حضرت ماعز نے کہا !ہاں حضرت ماعز نے چار مرتبہ گواہی دی تو نبی کریم ﷺ نے ان کو رجم کرنے کا حکم دیا۔

حدیث نمبر ٤-عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ ﷺخذوا عنی فقد جعل اللہ لھنّ سبیلاً الثیب بالثیب جلد مائۃثم الرجم والبکر بالبکر جلد مائۃو نفی سنۃ.

(جامع ترمذی ،جلد اول ،ص :٢٦٥)

ترجمہ: *حضرت عبادۃ ابن صامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے یہ تعلیم سیکھ لو، کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے راستہ مقرر کردیا۔ شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت سے زنا کرے تو سو کوڑے پھر رجم ہے، اور اگر وہ دونوں غیر شادی شدہ ہے تو سو کوڑے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کرنا ہے۔*

حدیث نمبر ۵- عن عبادۃ بن الصامت قال کنا عند النبی ﷺفی مجلس فقال بایعونی علی ان لاتشرکوا بااللہ شیئاً ولاتسرقوا ولا تزنوا و قرأ ھذہ الآیۃ کلھا فمن وفٰی منکم فأجرہ علی اللہ و من اصاب من ذلک شیئاًفعوقب بہ فھو کفارتہ ومن اصاب من ذلک شیئا فسترالله علیه ان شاء غفرله و ان شاء عذّبه.

(صحیح بخاری ،جلد ثانی ،ص:۱۰۰۳)

ترجمہ: *حضرت عبادہ ابن صامت بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے اس پر بیعت کرو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کروگے، نہ تم چوری کرو اور نہ تم زنا کروگے۔ آپ نے یہ پوری آیت پڑھی، "اور جس نے تم میں سے اس کو پور کرلیا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، اور جس نے ان میں سے کسی کام کو کرلیا پھر اس کو سزا دی گئی تو یہ اس کا کفارہ ہے، اور جس نے ان میں سے کوئی کام کرلیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ رکھا تو اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اس کو بخش دے گا اور اگر چاہے گا تو اس کو عذاب دے گا"۔*

حدیث نمبر ٦- عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺمن وجدتموہ یعمل

عمل قوم لوطٍ فا قتلوا الفاعل والمفعول به.

(مشکوٰۃ شریف ،ص :۳۱۲)

ترجمہ: حضرت ابن عباس نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: کہ جس شخص کو تم (حضرت) لوط علیہ السلام کی قوم کا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔

حدیث نمبر ۷ -عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ فی الذی یعمل عمل قوم لوط قال ارجموا الا علی و لاسفل ارجموھما جمیعاً.

(سنن ابن ماجة ،ص :۱۸٤)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان اس شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں، جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم لوگ اوپر والے اور نیچے والے (عمل کرنے والے اور جس کے ساتھ یہ عمل کیا جائے) دونوں کو سنگسار کر دو“۔

حدیث نمبر ۸ -عن جابر ان رجلا زنی بامرأۃٍ فامربه النبی ﷺ فجلد الحد ثم اخبرانه محصن فامربه فرجم .

(مشکوٰۃ شریف ،ص:۳۱۲)

ترجمہ: حضرت جابر سے روایت ہے کہ ایک مرد نے ایک عورت سے زنا کیا، تو حضور علیہ السلام نے اسے سو کوڑے لگوائے پھر خبر دی گئی وہ محصن (یعنی شادی شدہ) ہے تو حضور نے اسے سنگسار کرا دیا (یعنی لوگوں نے پتھروں سے مار مار کر اسے ہلاک کر دیا)

حدیث نمبر ۹ -عن عمرو بن العاص قال سمعت رسول الله ﷺ یقول مامن قوم یظھر فیھم الزناالااخذوابالسنة ومامن قوم یظھر فیھم الرشاالا اخذو ا بالرعب .

(مشکوٰۃ شریف ،ص:۳۱۳)

ترجمہ: حضرت عمرو بن العاص نے کہا کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا: کہ جس قوم میں زنا پھیل جاتا ہے وہ قوم قحط سالی میں ضرور مبتلا کی جاتی ہے، اور

جس قوم میں رشوت عام ہوتی ہے وہ (اپنے دشمن کے) خوف وہراس میں مبتلا رہتی ہے۔

حديث نمبر ۱۰- عن ابن عباس ان رسول الله ﷺقال لا ينظر الله عزوجل الى رجل اتىٰ رجلا او امرأة فى دبرها .

(مشكوٰة شريف ،ص:۳۱۳)

ترجمہ: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا جو کسی آدمی یا عورت کے ساتھ اس کی مقعد میں بدفعلی کرے گا۔

ان روایات کا ماحصل یہ ہے کہ زنا کی کثرت قیامت کی نشانیوں میں سے بڑی نشانی ہے ،آج ہم اپنے گرد وپیش ذرا بغور جائزہ لیں تو بخوبی معلوم ہوگا کہ آج اس پر فتن و پرآشوب دور میں انسانیت پر حیوانیت و درندگیت کا غلبہ ہے ،آج چھوٹی چھوٹی نابالغ معصوم بچیاں بھی محفوظ نہیں ہیں ، یہ درندہ صفت انسان ان معصوم بچیوں پر اپنی ہوس اور شہوت کی پیاس بجھانے کی ناپاک کوشش کررہے ہیں ،اور آئے دن عصمت دری اور زناکاری کے واردات بڑی تیزی سے بڑھ رہے ہیں ،اگر سردست ان خامیوں پر سخت گرفت اور فوری کاروائی نہ کی گئی تو آنے والے دنوں میں موجودہ وقت سے زیادہ شرمناک اور خطرناک دن دیکھنا پڑے گا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ زنا سماج کا ایک سنگین اور مہلک مرض ہے ،اس سے کوسوں دور رہنا اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنا اہل ایمان کی ذمہ داری ہے ،مگر افسوس آج کتنے ایسے نوجوان ہیں جو عشق و معاشقہ کی گندی لت اور بڑی روش میں مبتلا ہیں ،شب وروز عیاشی و بے حیائی میں اپنی زندگی کھپا رہے ہیں ،لہذا ضرورت ہے کہ زنا سے معاشرے کو بچایا جائے تاکہ خواتین کی عزت و ناموس کی حفاظت ہوسکے ،نسل کی حفاظت ہوسکے اور خود کی بھی حفاظت ہوسکے۔

دعا ہے رب العلمین سے مولائے کریم سارے مسلمانوں کو زنا جیسی مہلک مرض سے کوسوں دور رہنے کی اور اللہ و رسول کے بتائے ہوئے طریقے اور اس کے احکام پر ہمیشہ گامزن رہنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ۔

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ

تاج الاصفیا دار المطالعہ

تاج الاصفیا دار المطالعہ، مخدوم اشرف مشن کا ایک اہم شعبہ ہے۔ جس کا قیام ۲۰۰۷ء میں عمل میں آیا۔ اس کے بنیادی مقاصد یہ ہیں:

☆طلبا میں تقریری ذوق پیدا کرنا

☆ادبی و تحریری صلاحیت اجاگر کرنا

☆کتب و رسائل اور دیگر اسلامی لٹریچر شائع کرنا

تاج الاصفیا دار المطالعہ کی مطبوعات درج ذیل ہیں:

(۱)تذکرۂ شیخ جلال الدین تبریزی علیہ الرحمہ، حضرت مفتی محمد ذاکر حسین اشرفی جامعی

(۲)اشرف الاولیا: حیات و خدمات (اردو)، حضرت مفتی کمال الدین اشرفی مصباحی

(۳)اشرف الاولیا: حیات و خدمات (بنگلہ)، مترجم: حضرت مفتی اسد اللہ کلیمی

(۴)انیس الغربا، مترجم: حضرت مفتی عبد الخبیر اشرفی مصباحی

(۵)مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی جہان علوم و معارف، حضرت مفتی کمال الدین اشرفی مصباحی

(۶)نماز عیدین، صدقۂ فطر اور قربانی کے مسائل، حضرت مفتی مناظر حسین مصباحی

(۷)سالنامہ کہکشاں (اردو) ۲۰۰۹ء، طلبائے مخدوم اشرف مشن

(۸)سالنامہ کہکشاں (بنگلہ) ۲۰۰۹ء، طلبائے مخدوم اشرف مشن، مترجم: مولانا تفضل حسین

(۹)سالنامہ گلدستہ علم حق ۲۰۱۴ء، طلبائے مخدوم اشرف مشن

(۱۰)مخدوم العالم جنتری

Published by

Tajul Asfiya Darul Mutala

Makhdoom Ashraf Mission

Pandua Sharif, Distt Malda, W.B